

نندرانہ رنج سنور

نتیجہ فکر
بہ خیر سنور لکھ سنوی



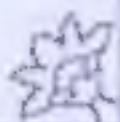
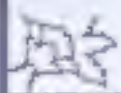
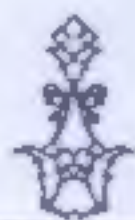


نذرانہ سخنور

مجموعہ نعت و منقبت



نتیجہ فکر
سخنور لکھنوی



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب..... نذرانہ سخنور

مصنف..... سخنور لکھنوی

مرتب..... خورشید رضا فتح پوری

کمپوزنگ و سرورق..... سید علی امام شان عابدی (Design Gallery)

ناشر..... پسران (سخنور لکھنوی)

سن اشاعت..... اکتوبر ۲۰۱۲ء

تعداد..... ۵۰۰

قیمت..... ۹۰ روپے

ملنے کے پتے

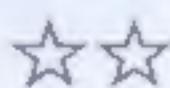
کاشانہ سخنور

69، توپ دروازہ، چوپنیاں روڈ، لکھنؤ

ڈزائمن گیلری، میدان ایچ خاں، لکھنؤ

عباس بک ایجنسی، درگاہ حضرت عباس، رستم نگر لکھنؤ

الغدی بک ایجنسی، بیت الحزن کمپاؤنڈ، رستم نگر لکھنؤ



فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضامین و منقبت کا پہلا مصرع	نمبر شمار
۷	انتساب	(۱)
۸	سید عباس حسین رضوی سنخوڑ لکھنوی (از قلم مرزا محمد اشفاق شوق لکھنوی)	(ب)
۹	اعتراف و تعارف	(ت)
۱۴	پیکر سنخوڑی	(ث)
۱۴	کچھ اپنے بارے میں	(ج)
۱۷	جیسے مجھے صیب خدا مصطفیٰ طے	۱۔
۱۸	پیشی ہے جس کے فلق و مردت کی روشنی	۲۔
۲۰	علی سے سیکھ لے دنیا نیکی کی پیروی کیا ہے	۳۔
۲۱	اُسکے لبوں پر آئی مدحت رسول کی	۴۔
۲۲	چہرے انھیں لوگوں کے تو مرجھائے ہوئے ہیں	۵۔
۲۳	نہی کی مدح جو ہم صبح و شام کرتے ہیں	۶۔
۲۴	فقط ملا ہے اُسے آسرا محمد کا	۷۔
۲۵	شاعر سنار ہا ہے قصیدہ رسول کا	۸۔
۲۶	پیکر نور خدا اللہ و اکبر آگیا	۹۔
۲۸	یہ زمیں انکی، ملک انکا ہے جنت انکی	۱۰۔
۳۰	ماتا کہ آگیا ہے سنخوڑ کہے بغیر	۱۱۔
۳۱	شیر کے سامنے کیا عمر ہے عمر کیا ہے	۱۲۔
۳۲	ساتھ لے جاؤں گا محشر میں بضاعت اپنی	۱۳۔
۳۲	مدح علی مرتضیٰ مدحت غدیر کی	۱۴۔
۳۵	جہاں میں حق کا اجالا ہوا غدیر سے ہے	۱۵۔
۳۷	جیسے احمد کے اشارے پر ہوا شوق ماہتاب	۱۶۔
۳۸	ٹی ہے اور نہ اب تک طے گی جسکی نذر	۱۷۔
۳۹	میں دیکھتا ہوں کرب و بلا روزِ خواب میں	۱۸۔
۴۱	دونوں عالم میں نہیں جس طرح حیدر کا جواب	۱۹۔
۴۲	وہ جس نے محفل مدحت کا اہتمام کیا	۲۰۔
۴۳	ہندوستان سے ہم در حیدر پہ آگئے	۲۱۔

۴۴	علی کے واسطے منبر بنا غدیر کے دن	۲۲
۴۵	نہ نکلا ایک بھی ایسا بشر ساری خدائی سے	۲۳
۴۷	جو جانشین ہوا تھا رسالت مآب کا	۲۴
۴۸	جن کو غدیر خم کی خلافت پسند ہے	۲۵
۵۰	اصحاب میں ہم پہلے حیدر نہ ملے گا	۲۶
۵۰	پلٹا ہے حکم نفس رسالت مآب سے	۲۷
۵۲	زیر چادر مصطفیٰ، شبیر بھی شہر بھی ہیں	۲۸
۵۳	سرت ہی سرت ہے جہاں میں نور پھیلا ہے	۲۹
۵۴	شکل انساں میں عزت مآب آگیا	۳۰
۵۵	گوندھ کے خلد کے پھولوں سے معطر مہرا	۳۱
۵۶	ازل سے ہر نبی کے مرتضیٰ رہبر نظر آئے	۳۲
۵۷	قاتل مرحب جو ہے قناع خیر ہے وہی	۳۳
۵۸	دھر میں جب مرے مولا کی حکومت ہوگی	۳۴
۶۰	بے مثل لا جواب ہے عید مباطلہ	۳۵
۶۱	ازل سے جسکے دل میں الفت آل عبا ہوگی	۳۶
۶۲	وہی پایگا شاعر جام کوثر دست حیدر سے	۳۷
۶۳	اٹل بیت پاک کی جتنی بھی مدحت کیجئے	۳۸
۶۵	انہیں کولا کے دیتے ہیں فرشتے جام کوثر کے	۳۹
۶۶	بنت اسد نے دیں کو وہ تختہ نیا دیا	۴۰
۶۷	قصیدہ سننے سے پہلے کی یہ ضرورت ہے	۴۱
۶۹	سکون قلب کو دل کو قرار دیتا ہے	۴۲
۷۰	منبر پہ سخنور ہے حیدر کا قصیدہ ہے	۴۳
۷۲	بزم مدحت ہے سبھی عاشق حیدر آئے	۴۴
۷۳	مدحت آل نبی سے بڑھی عزت میری	۴۵
۷۴	در پہ حیدر کے جھکایا اپنا سر ام المومنین	۴۶
۷۵	خانہ معبود میں جس طرح سے حیدر ملے	۴۷
۷۷	آج کہے میں جو نبی مرضی و اور پوچھا	۴۸
۷۸	بجز اللہ و پیغمبر محمدؐ کو کس نے سمجھا ہے	۴۹
۷۹	علی ہی انتخاب ہے نگاہ کردگار میں	۵۰

۸۱	کامل ہوا ہے دین و سیرت میر میں	۵۱۔
۸۲	ایسے دیسوں کو نہ مولانا خلیفہ کہتا	۵۲۔
۸۲	وہ جسکی عمر بھر تعظیم کی میرے سیرت نے	۵۳۔
۸۳	کنیز خاص خدا صاحب صفات کثیر	۵۴۔
۸۵	یہ میری مدح خوانی اولاد مصطفیٰ کی	۵۵۔
۸۶	محشر میں کیا وہ ہوسکتے سیرت کے اس پاس	۵۶۔
۸۷	وہی پاکینگے حق سے بس دیار فاطمہ ہر	۵۷۔
۸۸	جو ہے نعر مریم و حجاباں میں محترم	۵۸۔
۹۰	پہلے مل کر کہیں تکسیر دراز ہر آپر	۵۹۔
۹۱	یا خدا روشن رہے دنیا میں مدحت کا چراغ	۶۰۔
۹۲	اسکی ثنائیوں میں بھلا کس زبان سے	۶۱۔
۹۳	وہ جو نبی کے جسم کا ٹکڑا ہے فاطمہ	۶۲۔
۹۴	جہاں میں آج جو چاروں طرف اسلام پھیلا ہے	۶۳۔
۹۵	مدینہ فاطمہ کا ہے، یہ کعبہ فاطمہ کا ہے	۶۴۔
۹۷	شیر و شیر کی زینب کی ماں ہیں فاطمہ	۶۵۔
۹۸	خوشی یہ بختیں پاک کی مناتے ہیں	۶۶۔
۹۹	خدا کے شیر کی زوجہ ہیں فاطمہ زہرا	۶۷۔
۱۰۱	رزا قی کل نے مانگ لی جب بان فاطمہ	۶۸۔
۱۰۲	عزت ہی، بسکو صرف نہ قرآن چاہئے	۶۹۔
۱۰۳	مدح زہرا میں قصیدہ کوئی لکھا جائے	۷۰۔
۱۰۴	خلق میں پھیلی ہوئی جسکی ضیاء نور ہے	۷۱۔
۱۰۵	بخش ہوئی مجھے جو بلاغت حسن کی ہے	۷۲۔
۱۰۷	کچھ نہ حاصل ہوگا دنیا سے گذر جانے کے بعد	۷۳۔
۱۰۸	جشن ہے یاں جانشین حیدر کرار کا	۷۴۔
۱۰۹	سنائے آیا ہے محفل میں جو ثنائے حسن	۷۵۔
۱۱۰	حسن ہیں فاطمہ کی گود میں یا چاند نکلا ہے	۷۶۔
۱۱۱	تری آمد پہ دو عالم ہوئے تھے ضو فشان باقر	۷۷۔
۱۱۲	قسم کھا کے کہتا ہوں اپنے خدا کی	۷۸۔
۱۱۳	بے شک امام صادق وارث ہیں مصطفیٰ کے	۷۹۔

۱۱۴	نئی کے دین کے ہیں میر کارواں صادق	-۸۰
۱۱۶	جب سے حق نے لکھ دیا ہے موسیٰ کا قلم کا نام	-۸۱
۱۱۷	خدا کے فضل احمد کے کرم حیدر کے احساں سے	-۸۲
۱۱۸	عید الاضحیٰ نہیں ہے یہ عید رضا ہے آج	-۸۳
۱۱۹	میشم ہے کوئی اور سلیمان آغی سے ہے	-۸۴
۱۲۰	یوم ولادت آج حسن عسکری کا ہے	-۸۵
۱۲۱	وہ جن کو آل محمد سے کوئی پیار نہیں	-۸۶
۱۲۲	ٹرپ رہا ہے جہاں وارث نبی کے لئے	-۸۷
۱۲۳	مرسل اعظم سے ثم میں دین کا مولا ملا	-۸۸
۱۲۵	اس کا رتبہ اور اس کا مرتبہ کچھ اور ہے	-۸۹
۱۲۶	حیدر صدر کے بیٹے کی وفا مشہور ہے	-۹۰
۱۲۷	ہے مثل نجف بات یہاں شان وہی ہے	-۹۱
۱۲۸	خاق نے جسے غلہ کا مختار بنایا	-۹۲
۱۲۹	ایک گھر سے مدینے کے جو باد صبا آئی	-۹۳
۱۳۰	علی کی طرح سے عزت مآب ہیں عباس	-۹۴
۱۳۱	آل کے واسطے وہ سینہ پر لگتا ہے	-۹۵
۱۳۲	مرضی شد سے سہی قلم و جفا عباس نے	-۹۶
۱۳۳	سلسلہ شد کی عزت اک شام کے اک گھر سے ہے	-۹۷
۱۳۵	تیری کوشش سے رہا تاہ قیامت نہ نب	-۹۸
۱۳۶	کہیں حسین کہیں پر ہیں مرضی نہ نب	-۹۹
۱۳۸	ونظیر پڑھتا ہوں میل و نہار نہ نب کا	-۱۰۰
۱۳۹	عدوئے آل کو عزت نہ کچھ تو قیر ملتی ہے	-۱۰۱
۱۴۰	شبیر کا جو چاہنے والا ہے سیکند	-۱۰۲
۱۴۲	پانی ہے سیکند کا دریا ہے سیکند کا	-۱۰۳
۱۴۳	بابا ہے تراوین کا سلطان سیکند	-۱۰۴
۱۴۴	اسلام ہے گلشن تو گل تر ہے سیکند	-۱۰۵

انتساب

اپنے والد مرحوم

اور

والدہ مرحومہ

کے نام
جنکی دعاؤں کے
طفیل میں

خاکسار کو
شاعر اہل بیتؑ
ہونے کا شرف
حاصل ہوا

سخنور لکھنوی

سید عباس حسین رضوی سخنور لکھنوی

پیدائش یکم ستمبر ۱۹۲۵ء

سید عباس حسین رضوی ولد سید اکبر حسین رضوی مرحوم اپنے بڑے بھائی ذاکر لکھنوی کے انتقال کے بعد عام طور پر مقاصدوں میں شرکت شروع کی۔ انکا جذبہ اور خلوص دونوں ہی قدر کے لائق ہیں۔ کسی وعدہ لینے والے سے عذر نہیں کرتے۔ پابندی سے شریک ہوتے ہیں۔ ہر جگہ پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بڑے صاحبِ دلا، شریف انفس منکسر المزاج اور متواضع ہیں۔ گفتگو سے بھولپن ظاہر ہوتا ہے۔ جناب احمد لکھنوی سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ ۱۹۷۳ء میں لکھنؤ یونیورسٹی سے اردو میں ایم اے ہیں۔ سرکاری اسکول میں اردو کے استاد رہے ہیں۔ کاشانہ سخنور تو پندرہ روزہ لکھنؤ میں رہتے ہیں۔

نمونہ کلام

میرادیں اور مرا ایمان رسولِ عربی میرا کعبہ مرا قرآن رسولِ عربی
جنت کے در پہ لکھا ہے حرفِ جلی کے ساتھ جائے گا خلد میں وہی جو علی کے ساتھ

قطعہ

بس حسن اور حسین ابن علی کے دم سے دین باقی ہے رسولِ عربی کا اب تک
اک محمد کے لئے خلق ہوئی یہ دنیا ایک کے واسطے باقی ہے یہ دنیا اب تک

قطعہ

حسن جان رسول دو جہاں ہیں سفیر حق امیر کارواں ہیں
امان و صلح کی منزل میں دیکھو! حسن پیغمبر امن و اماں ہیں
آنکھ سے آنسو نکل آئے خوشی کے جوش میں

حضرت شبیر جب مجھ کو لب کوثر ملے

ہر وقت ہے زباں پہ یہی بس دعا حسین

اک بار تم بلا لو مجھے کر بلا حسین

مرزا محمد اشفاق شوق لکھنوی

اعتراف و تعارف

سید عباس حسین رضوی سخنور لکھنوی کا شمار دبستان لکھنؤ کے انتہائی سادہ اور مخلص مداحان اہل بیت میں ہوتا ہے۔ آپ کے والد جناب سید اکبر حسین رضوی کی زمینداری تھی اور آخری عمر میں نوابین اودھ میں سے ایک معزز و محترم نواب لڈن صاحب کے یہاں داروغہ کے عہدے پر فائز رہے۔ بڑے وضع دار آدمی تھے۔ گھر کا ماحول مذہبی تھا۔ بڑے بھائی جناب ذاکر حسین رضوی ذاکر لکھنوی بھی ایک معتبر شاعر اہل بیت تھے۔ لہذا سخنور لکھنوی کا مدحیہ شاعری کی طرف راغب ہونا بالکل فطری بات تھی۔ انھوں نے اظہار افکار کے لئے مدح رسول و آل رسول کا راستہ اختیار کیا۔ نعت و منقبت، قصیدہ، سلام، قطعات سبھی اصناف سخن میں طبع آزمائی کی اور اپنی ایک مخصوص پہچان بنائی۔

شہنشاہیت کے خاتمے کے ساتھ اگرچہ روایتی قصیدہ گوئی کا خاتمہ ہوئے بھی ایک زمانہ گزر چکا ہے مگر چونکہ دربار آل محمد علیہم السلام تا قیام قیامت اپنی پوری عظمت و شان اور تابانیوں کے ساتھ آراستہ و مزین ہے۔ لہذا اس با عظمت دربار کے طفیل میں آج بھی قصیدے کہے جا رہے ہیں۔ کائنات کے گوشے گوشے میں شعرائے اہل بیت اپنی اعجاز بیانیوں اور تابانیوں کے ساتھ وقف مدح اہل بیت اظہار ہیں۔ انھیں میں سخنور لکھنوی کا نام بھی شامل ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ کسی بھی زبان میں وہی شاعری آفاقیت حاصل کرتی ہے۔ جو مدحیہ شاعری کے عنوان سے ہو۔ جس میں اظہار خیال کے لئے ادب و آداب، اخلاق و مروت نیکی و پاکبازی، ایمان و ایقان، خلوص و محبت اور عقیدت و احترام کے ساتھ ساتھ حفظ مراتب کا خاص خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ تمام صفات اہل بیت کی شان میں مدحیہ کلام میں ہی پائے جاتے ہیں۔ جو سخنور صاحب کے یہاں بھی ہیں۔

سختوڑ صاحب کو قیام سے بہت رستہ ہیں، مورخہ ۳۰ جون ۲۰۰۸ء میں سکدیش ہوئے۔ اب تو کئی زندہ ہمتیوں کی مدد کمال ٹھہری رہ گیا ہے۔ یہ بڑی پرست خیر ہے۔ سختوڑ صاحب کا شمار "نذرانہ سختوڑ" (قصائد کا مجموعہ) بہت جدید و نادر ہے۔ یہ مدنیہ شاعری اپنے لے شرف و عزت لکھتے ہیں جیسا کہ خود فرماتے ہیں۔

(۱) عشق علی نے مجھ کو سختوڑ بنا دیا

مصروف حق ہوں بندگی بو تراب میں

(۲) مدح علی کا دیکھ سختوڑ یہ معجزہ

تجھ کو سختوڑوں میں سختوڑ بنا دیا

ان کے ساتھ ساتھ لکھنؤ میں، ملاحظہ ہو۔

نبی کو حشر میں وہ لوگ منہ دکھائیں کیا

جو لوگ فاطمہ زہرا کا گھر جلاتے ہیں

قطعہ

بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو خدا کے ساتھ

نفس علی جو اپنے آپ کو خدا کے ساتھ

یہ بات سیر رہا ہوں بڑی پائنتی سے ساتھ

یہاں پر بھی عام ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ چاندنی سے مل بیٹھا

یہاں بھی رقیہ برکت بھیر

چاندنی صاحبہ یہاں بھی رہیں گی اور کسی کے یہاں جانے میں تامل

کرتے ہیں گامگس دست و ریشم حسین مشہور میں شرکت کرنے کے لئے بیقرار

رہتے ہیں اور زیادہ تر گمناموں میں مدعو تھے ہوتے ہیں۔

بہت سے طرح کے گمناموں میں بہت

کے طرح کے ہیں اور بہت سے

ان کا عقیدہ ہے کہ گمناموں میں ان کی شہرت کے لئے مدعو، الدین اور ان

سرت حاصل ہوتی ہے۔

گمناموں میں سرت کے لئے بہت

میرے ماں پاپ کو جنت میں سرت ہوگی

گمناموں میں سرت کے لئے بہت سے گمناموں میں سرت کے لئے بہت سے

بہت سے گمناموں میں سرت کے لئے بہت سے

پیدا سکون میں نے سرت کے لئے بہت سے

سختی میں نے سرت کے لئے بہت سے

خداوند! تم سرت کے لئے بہت سے

اس گمناموں میں سرت کے لئے بہت سے

خیر اندیش

خورشید رضا فتح پوری

مورخہ: ۵ ستمبر ۲۰۱۲ء

392 141 حسنات میں

سلطان بہادر روڈ، لکھنؤ

پیکر سخنوری

تقریباً ۲۰ سال پہلے کی بات ہے۔ مجھے آج بھی یاد ہے وہ دن، جب حسن پوریہ کی بڑی مسجد میں سی ایم ڈی کے وقت کے موقع پر محفل ہو رہی تھی۔ میرے گھر تک آواز آرہی تھی میری خالہ (جو میری والدہ کی طرح ہیں) نے مجھ سے کہا جاؤ! محفل ہو رہی ہے تم گھر میں بیٹھے کیا کر رہے ہو، وہاں آکر بتانا کہ وہاں کیا ہوا۔ انکی ڈانٹ سن کر میں فوراً بڑی مسجد کی طرف چل پڑا۔ اور سے بنی کی شاعر کے پڑھنے کی آواز آرہی تھی۔

دب میں مسجد میں محفل ہو رہا تھا۔ منبر پر شاعری سوتے پہنچے ہاتھ میں ایک ڈائری کی۔ پھر اتر آئے، کہ کندی چہ و میں نہ قد ایک صاحب اپنی ایک مخصوص دھن میں قصبات و نسبت پیش فرماتے ہیں۔ اس وقت مجھے کئی عمر کا صحیح اندازہ تو نہیں تھا مگر میرے والدین عمر کے وقت کے پڑچوں جیسے جھولپن محسوس کیا جاسکتا تھا۔ پھر میرے بعد اس بات کا اندازہ ہوا کہ جناب تکبیروں کے اشعار ایک ہی دھن میں پیش فرماتے ہیں۔ انکی دھن میں حسن تمام بحر میں آج بھی مل جاتی ہے۔

اس نے پڑھنے کا انداز ان کے جدا گانہ و منفرد تھا۔ سر معین کی قویہ سے بے خبر، داد و تحسین سے بے پروا، اپنی ہی دھن میں شعرا پر اشعار پڑھتے جا رہے تھے۔ اگر کوئی تعریف کرتا تو اس کی سمیت ہاتھ اٹھا، جب تک کہ سلام کرتے اور اس داد دینے والے کی طرف دیکھ کر بتاتے "ایک صوات پڑھتے"۔

اس وقت شعر، سخن سے میری کوئی وابستگی نہیں تھی۔ اس لئے میں یہ تو نہیں بتا سکتا کہ وہ کس معیار کے شعرا پیش کر رہے تھے، لیکن انکوں کی یہ ضرور کہا جاسکتا تھا کہ ان کا سر اس دھن میں جہاں جدا گانہ تھا، وہیں طرزِ ادا بھی منفرد تھا۔

میں محفل میں بیٹھا انکوں سے رہا تھا۔ میری سوایہ نگاہیں اس شخص کا چہرہ تلاش کر رہی تھیں جو مجھے یہ بتائے کہ منبر پر بیٹھا یہ مداح اہل بیت کون ہے؟ تبھی میرے پہلو میں

جیسے ایک صاحب نے انکو دودیتے ہوئے کہا "اے انور صاحب! اب میں کچھ چکا تھا کہ ان تمام صفات کے حامل و ستور کہتے ہیں۔

ن کل نکلونہ ناری سوٹ نہیں بلکہ غیدرت یا نام میں شیعہ کی مدد کا نظمیں، درگاہ اور میدان اچھے خاص کی ٹیوں میں ایک مکمل سے ناری مکمل میں آتے جاتے دیکھا جاسکتا ہے۔ مگر قدیم سے اب تک۔ اب رہا رہا ہے۔

جناب ستور کا سنوئی کی شاعری پر اعتراضوں کا یہ تو میں یہ دیکھتا ہوں کہ انہوں نے قدیم شاعری کا دامن نہیں چھوڑا۔ وہ قدیم روایات و بات چیت سے آگے ہیں۔ الفاظ کو برتنے کا انکا اپنا ڈھب ہے۔ سیدھے سیدھے اور ساف ساف آسان مصرعوں میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کے اشعار میں پیچیدگی نہیں ہوتی۔ ان کے اظہار ہوئے مصرعوں میں شاعری کی سجاوٹ کی بدولت آواز ہوتی ہے۔ اور حایت نفس سے زیادہ عقیدت پر اصرار دیتے ہیں۔ ان کے یہاں خلوص کی کہانی پائی جاتی ہے۔ وہ تشبیہات نہیں بلکہ اصل موضوع پر بات کرتے ہیں۔ انکی خاص بات یہ ہے کہ مدوح کی شان میں ہی شعر پیش کرتے ہیں۔ انکی مدیہ شاعری میں مدح بل بیت کے ساتھ ساتھ اپنی مطلق اور اصلاح مع شاعر کی دعوت ضروری ہے۔

غرض کہ جناب ستور کا کہنا کی شاعرانہ یہ ہے کہ وہ مدح میں ہر انداز میں مدح سے محسوس نہ ہے۔ آخر میں انشودوں نہ دیتے ہوئے اپنی بات کو اس شعر پر ختم کرتا ہوں:-

خلوص اس میں سجا ہے بڑی عقیدت سے
جو میرے سامنے نذرانہ سخنور ہے

والسلام
سید علی امام شان عابدی

ہے کس کے دل میں کتنی محبت حسین کی یہ بات صرف اہل مزا نہ سمجھتے ہیں

یہی وجہ ہے کہ مدح اہل بیت کی دعوت سب بیوں پر اقبوال کرتے ہوئے ہر حال میں شرکت کرنے کی پوری کوشش کرتا ہوں۔ طرعی وغیرہ طرعی جتنی محفلوں میں شرکت سے شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے۔

اب تک سیکڑاں تعداد میں تصدیق، سلام، قطععات ہو چکے ہیں جنہیں اگر کتابی شکل دی جائے تو کئی کتابیں ہو جائیں گی، جو درست ممکن نہیں ہے۔ پھر بھی خدا کا شکر ہے کہ خورشید فتح پوری صاحب کی ویشوں اور ہاشموں سے ایک مجموعہ تصدیق "بذرائع سخنور" کے نام سے شائع ہو چکا ہے جس کے میں خورشید صاحب کا انتہائی ممنون و تشکر ہوں، کہ وہ اپنے سب حدس و فہم کے قریب وقت نکال کر کتاب کی طرف توجہ دے کر اسے شائع کرنے کا میرا خواب کی توفیق دے رہے ہیں۔

میں شان عابدی کا کئی شمار کرتا ہوں۔ انھوں نے میرے مضمون "سید کا مناجاد" کو رت ہوئے بعد صرف کتاب کی ترین کاری کی اور تیپوانی، جلد نکالنے کے یہ ایک موقع مضمون کیونکہ اس مجموعہ میں شامل کر کے میں انصاف یہ آفر میں اپنی مدد و رپوں کا بھی شکر گزار ہوں۔ جنھوں نے کتاب شائع کرنے میں ہر پر حق و حق اور نیکوئی کا ثبوت دیا ہے۔

امید ہے کہ یہ مجموعہ "بذرائع سخنور" باہق و ممتنعین کو پسند آئے گا اور سب کے لئے

باعث اجر و ثواب ہوگا۔

فقط السلام

سید عابدی صاحب حسین سخنور کتب خانہ

عشق رسول و آل لئے جو ہیں بزم میں
 محشر میں اب خدا انھیں اس کی جزا سے
 دشمن جو ہیں رسوں اور اس رسول کے
 ان سب کو روزِ محشر کئے کی جزا سے
 صدقے میں مصطفیٰ کے وہ مانتے ہوں میں
 مدفن و بعد مرگ مجھے کربہ سے
 اپنی جہیں حسین کے در پر وہ ختم کرے
 ائمہ کا جو بھی چاہتا ہے آرا سے
 یارب یہی ہے تجھ سے سخیور کی التجا
 محشر میں اُس کو دامنِ خیر الورا ملے



نعت سرورِ کونین

پھیلی ہے جس کے خلق و مروت کی روشنی
 ہے آج اُس کے جشنِ ولادت کی روشنی
 دنیا میں آج آئے ہیں سردارِ انبیاء
 پھیلی ہے دو جہاں میں مسرت کی روشنی

آیا ہے آج کون مد و مہر دھڑ میں
 ہر سمت ہستی سے قیامت کی روشنی
 دھندلے ہوئے ہیں ہر طرف سے
 تاسر حد نگاہ تھی شدت کی روشنی
 کیا ہیں اس کی موت نے جانے کی
 جس میں نہیں ہے یہ تھی شدت کی روشنی
 اربابِ باطن سے یہ قیامت کی
 پارس طرف سے یہ قیامت کی روشنی
 قربانی حسین علیہ السلام سے
 پھیلی جہاں میں ہر رات کی روشنی
 نہ غنی جو پوچھ لے لیتے ہیں کہ
 رات ہے ان کے ساتھ عظمت کی روشنی
 پناہ محصور کا دیں ہاں سے
 پہونچی جو کے خفق و محبت کی روشنی
 قبر بانئ حسین کا یہ فیض ہے
 نہیں ہے خاندان رسالت کی روشنی
 دل ہے اگر یہ تو سخنِ فضول ہے
 دنیا میں یہ جو ہوتی ہے یہ رات کی روشنی

نعت محمدؐ

علیؑ سے سیکھ لے دنیا نبیؐ کی پیروی کیا ہے
 اور اے غیر سے سیکھے نبیؐ کی دشمنی کیا ہے
 نہ پوچھو ہم سے بڑھ کے چھپو اپنے پیچھے سے
 پڑھیں تھی آپؐ نے خیمے میں جو نعت علیؑ کیا ہے
 اُردھمت تمہارے پاؤں ہے سب کو مسکھنوا
 یہ میاں نبیؐ بنکر، تیرے دشمنی کیا ہے
 نبیؐ کے دین میں ترنیم ہونے کی نہ مومن نے
 سوائے علیؑ سے اور مجھ دشمنی کیا ہے
 وفات مرسل انکسوں اور تہمت ہے بارہ
 چراغاں میں سے ہے شہر میں یہ روشنی کیا ہے
 نبیؐ پر سیزوں اکھوں مسکھوں ہوتے ہیں قرباں
 پھر انہی میں سے اتنی بتاؤ ہے رنجی کیا ہے
 تصدیق میں نبیؐ آل نبیؐ کے پانی ہے شہرت
 مخنور ورنہ ہم کیا اور ہماری شاعری کیا ہے



نعت رسولؐ

اے نبیؐ پہ آئی مددت رسولؐ کی
 جسکو ہے روزِ شہادت رسولؐ کی
 نفعِ بشر و مصلحتِ بہت عطا
 ہم میں آئی اس کے عطا رسولؐ کی
 دنیا بنائی اس لئے پرور دگار نے
 بنائی اس جہاں میں مددت رسولؐ کی
 مددِ اہل بیتؑ ہوں دل و دلیتیں ہے
 محشر کے روز ہوں زیارت رسولؐ کی
 اے دشمن حسینؑ قیمت میں دینا
 ہم ہوں گے اور ہوں شفاعت رسولؐ کی
 جو شے کے ثمر میں روایا جنت میں جاے
 اہل عزا پہ ہوں عنایت رسولؐ کی
 محشر میں حشر دیکھیں گے اس بدنحیب کا
 لوٹی کھسوٹی جس نے ہے دوست رسولؐ کی
 مدت سے ہوں میں دل میں تمنا لئے ہوئے
 اک بار دیکھوں جا کے میں تربت رسولؐ کی

محشر کے روز دینا پڑے گا حسب سب
 کی غصب جس نے جس نے بت رسول کی
 جس کے نسب میں ہوئی سنخو کوئی کمی
 تجھے کا کس طرح وہ طہارت رسول کی



نعت رسول

پہلے انیس برس کے تو مرتجا ہوئے ہیں
 دو برس کے تو اس کے حصار ہوئے ہیں
 یوں میں نہیں آتی اس قدر کے ہوئے ہیں
 میا و محمد میں یہاں آئے ہوئے ہیں
 رحمت کی بنا میں وہی برسات ہوئے ہیں
 جو آمنہ کی گود میں آج آئے ہوئے ہیں
 میا محمد کی بدلت مرے گھر میں
 سب حشر نشینوں کے قدم آئے ہوئے ہیں
 ان لوگوں سے پہچانو یہ مدینہ ہے کہ جنت
 جو لوگ مدینے کی ہوا کھائے ہوئے ہیں

نیا ہم سے ملاتے ہیں آنکھیں یہ فاش
 ہم لوگ مدینہٴ نبوی سے ہوتے ہیں
 اب دشمن احمدؑ کو نہ سمجھاؤ سخنور
 یہ لوگ تو اہل ذلالت و پستی ہیں
 ☆☆

نعت سرور کونینؐ

نبیؐ کی مدت جو ہم صبح و شام کرتے ہیں
 ہماری قدر اسی سے عوام کرتے ہیں
 وہ ملک بند میں جو رسم راس کرتے ہیں
 مرے حضورؐ کو وہ بھی عدم کرتے ہیں
 نبیؐ کے ہاتھ پر ذرے کدہ کرتے ہیں
 کلام کرنے سے پہلے عدم کرتے ہیں
 کسی نبیؐ نے کہاں اتنا مرتبہ پایا
 مرے نبیؐ کو تو رکھوں سلام کرتے ہیں
 سلام لیجئے اے مصطفیٰؐ غلاموں کا
 عدم آپؐ کو ہم سب عدم کرتے ہیں

ہم اہل بیت کے شاعر ہیں اے جہاں والو!
 ہماری قدر نبی اور امام کرتے ہیں
 نبی سے بات کی حق نے عی کے لہجے میں
 کہ حق کے لہجے میں حیدر کا نام کرتے ہیں
 جزا رسول سے پائیں گے روز محشر تک
 ثواب آل کا جو اہتمام کرتے ہیں
 جو کربلا میں ہونے والے شہداء کے ساتھ شہید
 انھیں امام زمانہ سلام کرتے ہیں
 زین پناہ وہ ملاقات بہ منزل کعبہ
 جہاں سلام رسول اہل انام کرتے ہیں
 ☆☆

نعت صاحب معراج

نقطہ ملا ہے اُسے آسرا محمدؐ کا
 جو اہل بیتؑ کا اور ہو گیا محمدؐ کا
 جو اہل بیتؑ کی توہین کر نہیں سکتا
 جو صدق دل سے بشر ہو گیا محمدؐ کا

خدا گواہ تھی تے ہر ایک تے پیٹے
 خدا کے سامنے کلمہ پڑھا محمدؐ کا
 صدائے صل تھی پور بت تے اٹھی
 جہاں میں نور ہے وار و ہوا محمدؐ کا
 میں کیوں نہ فخر رواں خوبی مقدر پر
 مری جبیں و ملا نشی پامند کا
 خدا کرے کہ خنور بھی اس جہ جہ
 جہاں پہ روضہ اقدس بنا محمدؐ کا
 ☆☆

نعت رسول کریمؐ

شاعر بنا رہا ہے قصیدہ رسولؐ کا
 سینے بغور ہے یہی کہنا رسولؐ کا
 دشمن پہ پہنچے عنت رسولؐ کے
 پھر ہم سنائیں سب کو قصیدہ رسولؐ کا
 اکبر کی شکل میں کبھی مہدی کی شکل میں
 دیکھ ہے اور دیکھیں گے جود رسولؐ کا

قرآن کے ساتھ دامنِ غترت نہ چھوڑنا
 رحمت کے وقت بھی تھی یہ کہنا رسول کا
 نزدیک تر امام زمانہ کا ہے ظہور
 آئینا بچہ پٹ کے زمانہ رسول کا
 جو اپنا جیسا کہتے ہیں اب تک رسول کو
 اب تک سمجھ سکے نہ وہ رتبہ رسول کا
 بیسے حسنِ حسین ہیں بیسے رسول کے
 عبادت اس طرح سے ہیں بیسے رسول کا
 ان کے شانوں پہنچے ہوتے ہیں خلق
 معجز نما ہے ایسا پسینہ رسول کا



نعت رسول کریمؐ

پیکر نور خدا و اکبر آگیا
 مارے نبیوں سے جو اہل ہے پیغمبر آگیا
 دیکھئے منبر پہ محفل میں ثنا گر آگیا
 نعت خوانی کے لئے ہر اک سخنور آگیا

محسنِ انسانیت محبوبِ واور آگیا
 آئینہٴ دلِ گواہ میں اب نور پیر آگیا
 مستغنیش بہاتی رتبہٴ دلِ بس سے دنیا شہد
 آج دنیا میں وہ رمت کا مندر آگیا
 اہل دنیا کو اکھٹے سے راہِ نجات
 شریک سے رہبروں کا آئین رہبر آگیا
 باتِ حدیث نے نہ مانی جب رمالِ اعداں
 انہوں سے حریق سے دل پہ پتھر آگیا
 آج قمہ میں جنابِ آمنہ بی بی کے سر
 بخشوایگا جو ہمکو روزِ محشر آگیا
 آمنہ کے دل کی مدحت ساری کے سے
 بر سرِ منبرِ مقدر کا سکندر آگیا
 پی کے اب مرسلِ انجم کی پائندہ شہاب
 نعت پڑھنے بزمِ مدحت میں بخشور آگیا



نعت رسولؐ

یہ زمیں انکی، فلک انکا ہے جنت انکی
یہ خدا کے ہیں خدائی پہ حکومت انکی
ہو بہو ہو ہوگا جو انسان محمدؐ جیسا
وہ ہی کر پائے گا بعد اس کے نیابت انکی
پڑھتے سہارہ دم پہ درود اہل ۱۰
آج دنیا میں ہے تاریخ وحدت انکی
میں ہوں مدائن نبیؐ ال کو ایتیں ہے میرے
شہر سے روزِ بروج میں زیارت انکی
یہ محمدؐ ہیں، مدرسہ ہیں، منزل ہیں یہی
منفرد دونوں جہاں میں ہے عبادت انکی
کب بتا سکتا ہے دنیا میں مسلمان کوئی
خرچ اسلام پہ تمہی ہوئی دوات انکی
ہے یہی دس میں تمنہ کہ وہ گنبد دیکھوں
جس کے سائے میں ہے اس وقت سکونت انکی
پیکر خلق ہیں اخلاق مجسم ہیں یہی
ساری دنیا میں ہے مشہور مروت انکی

سب سے ملے تھے محبت سے عنایت کے نشہ
 دشمنوں پر تھی قیمت ن عنایت انکی
 مدتوں پردہ کئے ہو گئے انکو لیکن
 ہر مسلمان پر رشتہ سے عنایت انکی
 پشت مرسل پر رب بد چاہتا ہے
 روک دی خالق ہر نے عبادت انکی
 فرش سے فرش پہ خالق نے بدیا ان
 پٹھ پسند آئی اسے اتنی عبادت انکی
 جس طرح عمر میں واجب ہے نماز روزہ
 ہر مسلمان پر واجب ہے محبت انکی
 عاشق اس پیغمبر کے ہاں شریعت میں
 کوئی فرق نہیں پائے ہر شہادت میں
 اسے حضور ولی ہست میں جاے ہا
 ہوئے رضوان کو جب تک نہ ابازت انکی



نعت سرور کائنات

(برمکان شان عابدی - ۲۴ اپریل ۲۰۱۰ء)

منہ طرح محفل میں آگے ہیں پیہر کبے بغیر

مانا کہ آگیا ہے سنخورد کبے بغیر

نعت نبی سنا گا جہر کر کبے بغیر

سودا پڑتے آل نبی پر کبے بغیر

خود اجر دیگا آپ کو داور کبے بغیر

مداح صدق ال سے ہوں آل رسول ہ

زہرا جناں میں دین کی جگہ کبے بغیر

انہ مدد جناں میں جہاں کیے جانے گ

مٹی نہیں ہے بحیب جہی حیدز کبے بغیر

اسان دشمنوں پہ بھی ہے اہل بیت کا

پاتے ہیں وہ بھی رزق برابر کبے بغیر

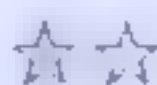
جہدے میں ہے حبیب خدا دیکھ لیجئے

بیٹے حسین پشت نبی پر کبے بغیر

یہ جشن صدیقین کی ہستی گنی کشش

محفل میں آگے ہیں پیہر کبے بغیر

اب میاں خدیجے کے قریب یا میں سے
کوثر ہا ہم ساقی ہا ہم ساقی
مذراۃ وہ بھی پیش کریں کے مشہور
محفل میں آئے ہیں ہا ہم ساقی



منقبت فاتح خیبر

شیر کے سامنے یا عمر ہے مگر یا
یہ پہاڑوں کو الٹ دیں درخت یا
میں ہوں مداح مگر یا نہیں بعد فی
خوف مرقد ہا ہم ساقی ہا ہم ساقی
اب بھی آجا در شہین پہ حراں صورت
دشمن دین نبی گھومت در در یا
تے ہیں خلد نشین رتہا ہوں جب بھی مجھ
خلد ہے گھر مرا رضوان ترا گھر یا
جام پر جام میں ساقی سے پیوں ہا ہم ساقی
کیا مرا ساقی ہے تنہا ہے کوثر کیا ہے

موم ہو جاتا ہے پاتے ہی اشارہ انکا
 سامنے حیدر کرار کے چتر کیا ہے
 کم ہی پڑ جائیں گے حیدر کی فضیلت کے لئے
 ساری دنیا کے شجر کیا ہیں سمندر کیا ہے
 آتے خدائیں عرش نشیں فرش نشیں
 جشن حیدر سے محبت آپ کا یہ گھر کیا ہے
 مدح خواں دنیہ کے مجھ کو یہ محبت کہنے لگے
 اس کنہکار سحنور کا مقدر کیا ہے



منقبت برائے غدیر

ساتھ لے جاؤں گا محشر میں بضاعت اپنی
 کام آئیں یہ حیدر سے عتیدت اپنی
 مدحت آل محمد کی بدوت اپنی
 خوب ملت میں ہوئی عزت و شہرت اپنی
 دیکھ کر حیدر صندر میں محبت اپنی
 دیدی اللہ نے حیدر کو کرامت اپنی

رات دین مدحت دیدائیں وہاں
 کام آئیگی سر حشر یہ مدحت اپنی
 دہشتی حیدر کی ہوا ہے اپنی اپنی
 دیدی ہوا ہے ہوا ہے ہوا ہے
 آسرا آپکے ہے لطف و کرم کا مولا
 کام آئیگی نہ محشر میں عبادت
 نہ میں ہوا ہے یہ مٹل ہوا ہے
 ہوا ہے ہوا ہے حیدر ہوا ہے
 اے رہتا ہوں کس ہوا ہے ہوا ہے
 کام آئیگی یہ مدحت کی مدحت اپنی
 دین اسلام و پرہان پڑھانے سے
 سب کی ذاتی خدیجہ نے دین مدحت اپنی
 ہوا ہے ہوا ہے ہوا ہے ہوا ہے
 ہوا ہے ہوا ہے ہوا ہے ہوا ہے
 ختم ہوئی تنہا اپنی ہوا ہے ہوا ہے
 سوچ دینی حیدر ہوا ہے ہوا ہے
 دین میں حسرت ہے تنہا ہے ہوا ہے
 ایک بار اور کرا دیجئے زیارت اپنی

منقبت برائے جشن غدیر

مدح علی مرتضیٰ مدحت غدیر کی

کرتابوں رات دن میں تلاوت غدیر کی

چند ہی ہے حق سے محبت غدیر کی

وہ لوگ کربے ہیں اشامت غدیر کی

ہوں میں پتھر اور فحشیت غدیر کی

برائی ہے وہ ہر میں شہت غدیر کی

بے شک بے شک وہ میں ہست غدیر کی

وہ ہی جانتا ہے حقیقت غدیر کی

یہ جانے کوئی کیا ہے حقیقت غدیر کی

ہاتھوں میں تھیں ہن سے نعمت غدیر کی

روزہ نماز کام نہ آئیں گے حشر میں

ہاں نے جہاں دل سے حقیقت غدیر کی

اللہ کے کرم سے جہاں میں ابھی تک

قائم کی شکل میں ہے رحمت غدیر کی

اللہ سے کہیں گے محمدؐ یہ حشر میں

شیعوں کے خون میں ہے محبت غدیر کی

ہوا علیٰ دوئم میں بنیادیں
 ہر مرد ہے گواہ ہر عورت غدیر کی
 سب مانتے ہیں اس کی بات
 دیکھی جو آسمان پہ زینت غدیر کی
 پاتے ہیں اس کی بات
 دل سے کرو قبول فضیلت غدیر کی
 قس یہ ہے اس کی بات
 قرآن دیرہا ہے شہادت غدیر کی
 رکے منہاں اس کی بات
 دے رہی ہے یہ شہادت غدیر کی
 ☆☆

قصیدہ برائے عید غدیر

جہاں میں حق کا اہل ہوا غدیر سے
 نبی کے دین پہ آئی جا غدیر سے
 بلند دین کا پرچم ہوا غدیر سے
 نبی کے دین میں رہا بتا غدیر سے

غدیر خم سے ہے ملتی ہر اک مرض کی دوا
 مریضِ عشق کو ملتی شفا غدیر سے ہے
 نبیؐ نے آن کے معراج سے خبر دی ہے
 کہ کائنات بقدرِ خدا غدیر سے ہے
 ہر اک نبیؐ نے کہا مردِ کامل میں
 خدا کا دین مکمل ہوا غدیر سے ہے
 تم خدا کی مری ہو یا نبیؐ کی ہو
 علیؑ کے پاس پہنچو وہ غدیر سے ہے
 نہ سبکیں یہاں خلیفہ امیرؑ کی جگہ
 وہ جس پر رہا دھند غدیر سے ہے
 نہ علیؑ کی سہانی ہے نہ ہر شے کے
 ہر ایک فرد کو پہنچا یہ غدیر سے ہے
 اسی لئے تو جنسِ جاہلیں گئے علیؑ کو
 ازل سے انکا رہا واسطہ غدیر سے ہے
 کیا رسولؐ نے باتوں پہ جب علیؑ کو بند
 عدوتی جو بھی وہ کیسا جلا غدیر سے ہے
 علیؑ کا جو بھی ہے دشمن مرا بھی دشمن ہے
 رسولؐ پاک کا یہ فیصلہ غدیر سے ہے

کوئی کرے نہ سخنور کرے یقین لیکن
نبیؐ کے دین میں رنگ بنا غدیر سے پہلے



منقبتِ برائے عیدِ غدیر

جیسے ائمہؑ کے اشارے پر بھارتی مہاتما
یہ حیدرؑ کے اے مغرب سے پنا آفتاب
جس کا جسکا میں ہوں مولا اٹے مولا ہیں علی
جل اٹھے اعلان سکے جتنے تھے خانہ خراب
بعد میں سے حکمِ رب سے مرتضیٰ ہوئے وہی
عمر بہ امت سے یہ کہتے رب ختمی تاب
جار ہے ہیں جو غدیریٰ بزم سے منہ موز کے
شہر میں پوچھیں گے گر مرسل تو کیا دیئے جواب
نہیں سکتی کبھی دنیا جواب مرتضیٰ
ختم کے میدان میں ہوا ہے مرتضیٰ کا انتخاب
کربد میں سب یزیدی سورما تھرا گئے
دیکھ جو عباس کی صورت میں حیدرؑ کا شباب

غیر بھی پڑھ کر اسے حیدر کا قلم ہو گیا
 جس نے پڑھ لی حیدر مخدوم کے خطبوں کی کتاب
 جتنی چاہے تم حدیثیں لکھ لو غیہ میں کے لئے
 جو نہیں سکتا کوئی مولا علیؑ کا ہر باب
 بدر و منین و احد یا خیبر و خندق ہو وہ
 یہ لڑائی سے مرا مولا پھر اسے کامیاب
 دیکھئے بزمِ والا میں وہ قصیدہ خون ہے
 آیا ہے پی در پی رشتہ عشق حیدر کی شراب



منقبت برائے عید غدیر
 ملی ہے اور نہ اب تک تگی جسکی نذر
 زمین وقت کا چہرہ بنا ہے یوم غدیر
 شفا عہد کریں مولا علیؑ جناب امیر
 یہ منبروں پہ دعا کر رہے ہیں کب سے حقیر
 نبیؐ نے آج بنایا علیؑ کو اپنا وزیر
 خوشی منائیں یہاں سب صغیر اور کبیر

وہ کیا منامینگے عید غدیر کی خوشیاں
 کہ جنکے مرگے اسد فانی صحت سے نصیب
 انھوں نے مانی خلافت ابھی نہ دیدز کی
 وہ لوگ جنکے نسب میں نہیں ہیں تصبیہ
 کی نہ مدحت آل نبی میں آئے وہی
 یہ درس دے گئے مدحوں کو انیس وادیہ
 اُسے رس جزا دیئے روزِ شہِ خداداد
 ازل سے روز سے عشق علی میں جو ہے ایہ
 تمام عمر سخنور نے شعر کہہ کہہ کر
 ہزاروں لکھوں جنات میں کئے ہیں کہ تہمید



منقبت امیر المومنین

میں دیکھتا ہوں کرب و بدم روزِ خواب میں
 رہتا ہوں یہ حسین تمہاری جناب میں
 جب تک بھی رہے آپ اے مہرِ جناب میں
 یہی جھک ہی تجھ کو دکھ دیکھئے خواب میں

آثار کہہ رہے ہیں قیمت قریب ہے
 اب تو حجاب غیب بھی ہے اضطراب میں
 ممکن ہوا نہ نہیج بانہ کے ماسوا
 سورہ کوئی کتاب خدا کے جواب میں
 جشن ابتراب میں آتا ہے جو ہش
 کرتا ہے اب اضافہ وہ اپنے ثواب میں
 تھکے ہوں پڑھ کے نادہلی فقر پتھ نہیں
 ہوں تندیوں کا ہو یا شمل اب میں
 جو ہوں تجرتے تھے رسالت تاب میں
 دیکھے ہوں نے نفس نبی ابتراب میں
 ہر اک نبی نے رہنما مانا رسول کو
 کچھ بات ہے ضرور رسالت تاب میں
 لنگر بھی کیجئے اور چراغاں بھی کیجئے
 کوئی کمی نہ کیجئے اپنے ثواب میں
 جو ہوگ ڈوبے رہتے رہتے ہیں افست میں آل کی
 نام انکے درج ہو گئے نبی کی کتاب میں
 عشق علیؑ نے مجھ کو سنخوڑ بنا دیا
 مصروف حق ہوں بندگی ابتراب میں

منقبت امیر المومنین

دونوں عالم میں نہیں جس طرح حیدر کا جواب
 صنف نسواں میں نہیں احمد کی دختر کا جواب
 جن کو پاؤں نہ سلمان و ابوذر کا جواب
 وہ کہاں سے آئیں گے شبیر و شہر کا جواب
 حزم و ہمت میں سبھی سرور نظر آئے گے
 ساری دنیا میں نہیں مٹا بہتر کا جواب
 قسم و جہالت و اجہالت کی نہیں ملتی نذیر
 کب زمانہ آسکا شہسوار کا جواب
 حمزہ ب شیر سے بھی ہوئی ہے آج تک
 موت نے چھوڑا نہیں اپنے سے اس در کا جواب
 اس زمیں کا تذکرہ کیا فاطمہ بنت رسول
 آسمانوں پر نہیں ہے آپ کے گھر کا جواب
 دی طہارت کی گواہی آئیے تہذیب نے
 مانا ممکن ہی نہیں زہرا کی چادر کا جواب
 ہر مجاہد شاہ دیں کا اپنی دیوار تھا
 ڈھونڈنا آسمان نہیں سرور کے شہر کا جواب

سیدہ کے نام کی تسبیح پڑھتے ہیں ملک
صنف نسواں میں نہیں بنت چیمبر کا جواب
اسکو باب علم سے رہتی ہے نسبت اس لئے
منہ نامہ منہ ہے حیدر کے سنخوڑ کا جواب



منقبت برائے غدیر

وہ جس نے محفل مدحت کا اہتمام کیا
نماز و روزه کے مانند نیک کام کیا
نبی سے ہاتھوں پہ ذروں نے جب سلام کیا
کلام کرنے سے پہلے انھیں سلام کیا
نبی کو حق نے بنایا وہی تو خوش ہو کر
نبی نے محفل مدحت کا اہتمام کیا
خوا کا حکم نہ جس نے جس نے مرسل سے
تو کچھ کو چھوڑ کے ہر اک نے احترام کیا
یہ منکرین ولایت خدا سے جا کے لڑیں
نبی نے اپنی طرف سے نہ کوئی کام کیا

منافقین کی فہرست میں جو آتے ہیں
 ہمیشہ ہم نے انہیں دور سے سدھم کیا
 عقی کے جشن ولادت میں پڑھ کے چند اشعار
 ہوں مدح خوان مثنیٰ میں یہ سب پہ عام کیا
 خدا اسی سے بہت خوش ہے جس نے راز غدیر
 نماز و جشن کا دعوت کا اہتمام کیا
 میں جتنا مولا ہوں حیدر بھی اُسکے مولا ہیں
 نبیؐ نے نذر میں یہ اعلان خاص و عام کیا
 قصیدہ اپنا سنا کر کے بزمِ مدحت میں
 سخنوروں میں سخنورؔ نے خوب نام کیا



چند اشعار

ہند و ستاں سے ہم در حیدرؔ پہ آگئے
 مولا علیؑ کے روضہ انورؔ پہ آگئے
 شکر خدا کہ روضہ سروژؔ پہ آگئے
 قسمت سے ہم در علی اکبرؔ پہ آگئے

جس جا شہید اکبر و اصغر ہوئے تھے آہ
 اللہ کے کرم سے اسی در پہ آگئے
 حاصل ہوئی مراد سنخور تو خوش ہے دل
 فطرس کی طرح ہم در سرور پہ آگئے



منقبت برائے غدیر

میں نے ، منبر بنا خدا کے دن
 وہ میں اسلئے حیات زو غدیر کے دن
 وہی رسول کو حیدر ملا غدیر کے دن
 خدا کے دیں میں ابا ہوا غدیر کے دن
 جسے رسول کا بستر ملا شب ہجرت
 وہ جانشین پیغمبر بنا غدیر کے دن
 ام مبارکوں میں محفوظ ہے زمانے سے
 نبی کے ہاتھوں جو منبر بنا غدیر کے دن
 اسی سے جوش مسرت ہے ہر غدیری میں
 نبی کا دین مکمل ہوا غدیر کے دن

نئی کے کارِ رسالت کا اختتام ہوا
 خدا کا دین مکمل ہوا غدیر کے دن
 علیؑ کا واسطہ دے کر دہا کروں لوگو!
 قبول ہوتی ہے سب کی دہا غدیر کے دن
 خدا نے کر دیا دوزخ حرام اس کے لئے
 قصیدہ جس نے سنخوڑ پڑھا غدیر کے دن



منقبت امیر المومنین

نہ نکلا ایک بھی ایسا بشر ساری خدائی سے
 جسے انکار ہو مولیٰ تری مشکل کشائی سے
 ہمیشہ دور رہنا مومنوں! غیبتِ مہدی سے
 مے کی مغفرت تمکو قیامت میں بھدائی سے
 سبھی دور ملک جن و بشر اور نبیاء کہہ دیں
 کسے انکار ہے مولیٰ تری مشکل کشائی سے
 یہ اپنے سب ہیں اپنے کام تو آتا ہے غیروں کے
 کسے انکار ہے مولیٰ تری مشکل کشائی سے

مبارک جشن مولودِ حرم ہو ساری محفل کو
 ملا یا ہے خدا نے آگ پیغمبرؐ کو بھائی سے
 نہ کھولی آنکھ اس دم تک علیؑ نے سب کے اندر
 کہا گوئی میں نیٹ بھائی نے جب تک نہ بھائی سے
 انھیں افرادِ کوزر سے خریدا دشمن دیں نے
 جو رب پاک علیؑ کی دشمنی میں منہ جراتی سے
 علیؑ سے پاؤں ہیں دوش ہوا پر یا کہ پانی پر
 یہ پانچو قدم کے چاروں صرف موجود کھائی سے
 امیر خانہ داری میں تہ متصومہ کا یہ عالم
 کہ تہسار پر سے تھے باتوں میں جوں پہاڑی سے
 علیؑ نے وقتِ مشعل کی مدد خور و کاس سہی
 وہ چاہے وہ کسے مانند ہو یا کم ہو رانی سے
 علیؑ کی طاقت کھتر تو تاریخ سے پوچھو
 یہ طاقت پانی تھی مگر نے عمر ابتدائی سے
 سخنور کوئی خیبر میں نہ ٹٹنے کے سئے نکلا
 دکھائے حیدرِ صفدر نے جب جوہر کلائی سے



منقبت

جو جانشین ہوا تھا رسالت مآب ہ
 ہے جشن دو جہاں میں ہی عذاب ہ
 یوں بربر اقبال نے ہوا اس خراب ہ
 کہنا نہ مانا جس نے رسالت مآب ہ
 جس نے بسہ علی کی بغاوت میں مرن
 کرنا پڑے گا سامنا اسکو عذاب کا
 حیدر نہ بن سکے گا نہ بات پچین
 بھوکا ہے جو جہن میں تھوٹے عذاب کا
 بعد رسول اور حیات رسول میں
 حیدر نے سامنا کیا ہر انقلاب کا
 کہتے تھے لوگ دیکھ کے حیدر کا بچپن
 ہوگا زمانہ دیدنی انکے شباب کا
 میری مدد کے واسطے آئیے مرتضیٰ
 تربت میں جب سوال اٹھے کا جواب کا
 حیدر کی ذوالفقار زمیں پر اتر گئی
 قصہ چکا کے مرحب خانہ خراب کا

وہ صدق دل سے ہو گیا شیدائے مرتضیٰ
 جس نے مطالعہ کیا حیدر کے باب کا
 لکھیں تو عالموں نے کتابیں بہت مگر
 ہمسر بناسکے نہ خدا کی کتاب کا
 رش عاشق علیؑ کا ہے شاداب اس طرح
 جیسے کھد ہو پھول چین میں کا۔ باب ۵
 دنیا نے جستجو تو سخنور ہزار کی
 نین کوئی نہ دے گی جواب کا



منقبت مومنائے کائنات

جن و ندیر نمن خدشت پسند ہے
 انکو علیؑ سے خد میں قربت پسند ہے
 ہر معرکے کے واسطے تیار تھے علیؑ
 ہمکو یہ انکی ہمت و جرأت پسند ہے
 مجھ تک نہ آسکے گی جہنم کی شعشع
 دل سے ہمیں علیؑ کی خلافت پسند ہے

خوش ہو کے اے اے توار بھیج دی
 اللہ کو علیؑ کی شجاعت پسند ہے
 احباب میں رسالے پہاڑوں کی طرف تر
 انبوہ کے حق میں دینا بہت پسند ہے
 جو فیصلہ کیا اسے دنیا نے حق کہا
 مشکل کشا علیؑ کی عداوت پسند ہے
 جانیئے منہ کے بھلے دو نیم میں ایسا روز
 سب احباب آں ہیں وہ بہت پسند ہے
 محفل میں اہل بیتؑ کی ہر ایک بات
 زندہ امام تیری صدارت پسند ہے
 اس روز ہوں تیری زیرت علیؑ کی
 ہمکو اسی لئے تو قیامت پسند ہے
 کہتے ہوں صاف صاف سنو خدا کا
 مجھ کو عزائے شہداء میں لذت پسند ہے



منقبت امیر المومنین

اصحاب میں ہم پلہ حیدر نہ مے گا
 اس در نجف کا کوئی ہمسر نہ مے گا
 کیوں کیجئے ہم پلہ حیدر کا تصور
 ہم پلہ اصحاب و ابوذر نہ ملے گا
 مرقد سے جو اٹھے گا تو جینگا جہنم
 حسد کو پہن دید تو محشر نہ مے گا
 اک روئی کے سائل و قطر راہنوں کی دے دے
 ڈھونڈتے کوئی ایسا تو نگر نہ ملے گا
 جس طرح سے وہ منسل و مجہس میں ہے مٹا
 اس طرح کہیں اور سحنور نہ مے گا



منقبت مولائے کائنات

پلہ ہے حکم نفس رسالت مآب سے
 حیدر کی منزلات ہے فزوں آفتاب سے
 سرشار جو ہے عشق علیؑ کی شراب سے
 محفوظ وہ رہے گا عذاب و عتاب سے

آئے و آئے سیدوں دنیا میں ایسا
اسلام چھینے صف رسالت تاب سے
مشہور نبیاء میں تھا ہر صف ہاں ہی تاب
مقتدر متاعے میں تھے سے سے سے
حیدر سے دشمنوں و قیامت میں تاب
جائے ہو تر میں خدا سے تاب سے
محب پرست ہوئے ان تھے سے سے
پھولن یہ دنیا ہوں ہی رسالت تاب سے
آں نبی سے عشق یا نہیں سے سے
محشر میں وہ بچے کا شہر مذاب سے



قطعہ

حسن	جان	رسول	دو	جہاں	ہیں
سفیر	حق	امیر	کارواں	ہیں	
محمد	محمد	کی	قسم	بعد	محمد
حسن	"	پیغمبر	امن	و	اماں

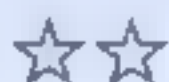
منقبت شہنشاہ ولایت

زیر چادر معطلے، شبیر بھی شہر بھی ہیں
 قلم زہا اسد م اللہ بھی حیدر بھی ہیں
 قتل م حسب بھی ہیں اور فاتح خیم بھی ہیں
 سہمی رہی توڑنے کے واسطے بغ بھی ہیں
 بازوئے ہمد بھی حیدر بھی دلا بھی
 جانشین معطلے ہر منصب، ہر مسر بھی ہیں
 دین و دہر و رطل نی پر آن بھی
 لوگ تن میں سے فدا ہیں، رہتے رہتے ہیں
 دے بے حیدر نے ازل سے ہر چیز کی مدد
 یہ نسیہ کی کے خدا بھی مرغن دلا بھی ہیں
 وہ مٹی شہر خدا جس نے ازل سے آن تک
 کی نبیوں کی مدد انسان کے رہے بھی ہیں
 کرنے والے شک حسین ابن علی کی پیاس پر
 جان لے تو اسکے بابا مائی کوثر بھی ہیں
 اے سخنور کیوں نہ حیدر ہوں نبی کے جانشین
 دشمن دیں کے لئے وہ سیف بھی لشکر بھی ہیں

منقبت ساقی کوثر

مسرت کی مسرت ہے جہاں میں درخشاں ہے
 مبارک ہو کہ یہ جشنِ اوقات مرتیں گے
 طلوعِ مہ ایوں ہے میری دنیا ہے
 اب اہل دین کی قسمت میں اب اس کا ہے
 محمدؐ کو سب نے آج یہ مشہور کیا ہے
 کہ اب مشکل شادیں گاہوں میں آئے ہیں
 حق کا نام سحرِ مراد ہو رہا ہے
 قضا کے ذریعے ہاتھ پینہ ہی پینہ ہے
 جو روئے پر رائے حضرت شبیرؑ کے نام میں
 بقول جعفر صادقؑ اتے جنت میں جانا ہے
 مسلمان مائے اسکو یا نہ مانے یہ حقیقت ہے
 فتنہ چودہ کی خاطر حق نے یہ عام بنایا ہے
 نہ جانے حشر کیا ہوگا بروزِ حشر ایسے کا
 حقیقت کو نذرِ خم کی جو کہتا فسانہ ہے
 رجب کی تیرہیوں کو طفلِ دو کعبے میں آریگا
 خلیل اللہ نے جس کے کئے کعبہ بنایا ہے

جو از خود بن گئے مرسل کے نائب انکی یہ گنتی
علیٰ کو وقت مشکل ہر پیمبر نے پکارا ہے



منقبت مولودِ کعبہ

مثلِ انسان میں عزت مآب آگیا
جاں نثار رسالت مآب آگیا
گھر میں حالب کے عالی جناب آگیا
اس کی رحمت کا گویا سحاب آگیا
عاشقان حق سے نبی نے کہا
ہو مبارک تمہیں بو تراب آگیا
جسکا ثانی زمانے میں ممکن نہیں
آج وہ بندہ لا جواب آگیا
کچھ بہت خوش ہوئے کچھ بہت جل گئے
پس مرسل کے جب بو تراب آگیا
مثلِ احمد کے دنیا میں حق کا ولی
لے نہجِ بلائد کتاب آگیا

عرش پر رہ کے کرتے بھی کیا مرتضیٰ
 فرش پر جب رسات تاب آیا
 جس نے بھی بغض حیدر میں رہا قدم
 ب حساب اسے حق میں مذاب آیا
 عقد دفتر کا کس سے کریں مصحفیٰ
 نجم گمر پر بشکل جواب آیا
 لو سخنور قصیدہ نے بزم میں
 پی کے حب علی و شاب آیا



سہرا امیر المومنین

گوندھ کے خند کے پھولوں سے معطر سہرا
 لائے جبریل نے ساقی کوثر سہرا
 اسکو جنت کی بشارت سر محفل ہی ملی
 اترا منبر سے جو حیدر کا ستار سہرا
 جیسا حیدر کے لئے آیا جنوں سے حج کر
 آیا اب تک نہ ازل سے کوئی حج کر سہرا

دشمن دیں کی نظر لگ نہ سکے سہرے کو
 لائے جبریل پروں میں یوں چھپا کر سہرا
 داد دینے کے سب اہل ولا خوش ہو کر
 میں نے حیدر کا پڑھا جب ہر منبر سہرا
 کاش مقبول ہوں اشعارِ سنخوڑ انکے
 اے میں کہہ کے یہاں جتنے سنخوڑ سہرا
 ☆☆

منقبت ساقی کوثر

ازں سے ہر حال کے مرتضیٰ ربیب نظر آئے
 اسی باعث نصیری کو علی داور نظر آئے
 علیؑ کے مثل ہم کو شہر و شہر نظر آئے
 علیؑ کے مثل عابد باقر و جعفر نظر آئے
 علیؑ کے در کی منزل کو سمجھ لیجئے بس اتنے میں
 پنے سجدہ فلک سے عرش پر اختر اتر آئے
 نصیری سے علیؑ کہتے رہے میں کا بندہ ہوں
 مگر قوم نصیری کو علیؑ داور نظر آئے

عقیقہ سے مہدی دین تک محمدؐ کے خدائے میں
 محمدؐ کی طرح سب نور کے پیر نظر آتے
 وہی کس کو بنائے مرسل انظمہ کا دنیا میں
 نہاد حق میں رہا آپؐ کے تابع نظر آتے
 جو نصرانی تھے باز آتے عقیقہ سے بحث کرنے سے
 مقابل میں نہیں جب نور کے پیر نظر آتے
 شریک بزم جنت ہیں عقیقہ کے چہانے والے
 نور ساتھ حیدر کے بے شر نظر آتے



منقبت مولائے کائنات

قاتل مرہب جو ہے فتنہ خیز ہے وہی
 مصطفیٰؐ کی فوج کا سردار شکر ہے وہی
 جو ہے مولود حرم مولائے انبر سے وہی
 ہے وہ دہاد نبیؐ زہراؑ کا شوہر ہے وہی
 جو محمدؐ کا وہی ہے اور خالق کا ولی
 فاتح خیر نفسی تیرا داور ہے وہی

زیر چادر ایک جا ہیں نور پیکر * نخبین
 جو یمن سے آئی ہے زہرا کی چادر ہے وہی
 جو ہے جان مصطفیٰ شبیر و سرور کا پدر
 ہے نسیم کی کا خدا ساقی کوثر ہے وہی
 ماں ہے جو حسین کی زہدہ مٹی سے شیر کی
 بس محمد مصطفیٰ کی ایک دختر ہے وہی
 بس نے دل سے ثنائی نبی کی مہر بھر
 حق و نسب میں پندیدہ سنخو ہے وہی
 اہل بیت یاس کی بس نے سنخو کی ثنا
 دہم مہم میں مقدر کا سکندر ہے وہی



منقبت تاجدار ولایت

دھر میں جب مرے مولا کی حکومت ہوگی
 اہل دنیا کو ہر اک غم سے فراغت ہوگی
 دشمن آں محمدؐ سے کہا رضواں نے
 خلد میں جانے کی تجھ کو نہ اجازت ہوگی

جس جو ہندست پختہ ہیں تہی کے سر میں
 ان کے اسلاف کے سب خوں میں سدرت میں
 اس خوش بخت کہ چہ انیس مدت میں
 پھر علی والوں کے چہرے پہ نہایت میں
 حکم خاق سے جب آئیے ہم مہدی
 آپ کے نور سے کعبہ کی سدرت میں
 حشر میں دیکھنا اے دشمن میں
 ہم گھنگاروں پہ اللہ کی رحمت ہوگی
 آل کے عز و شرف میں جو رہے بہتہ جہی
 کوئی نستی ہو مگر قابل نعت میں
 حسرت دید ہے اور زیارت کا بہتہ سبب نہیں
 جلوہ اک بار دکھا دو تو عنایت ہوگی
 خود بخود دھر کا ہو جائیگا عالم بہتر
 حکم خاق سے جو قائم کی حکومت میں
 خدمت آل محمد میں جگہ پاؤں گے میں
 آل احمد کی ثنا باعث عزت ہوگی
 محفلوں میں مری شہادت سے سنو بے شک
 میرے ماں باپ کو جنت میں سرت بہن

منقبت برائے عید مباحلہ

بے مثل لاجواب ہے عید مباحلہ
 واللہ کامیاب ہے عید مباحلہ
 ایس کی آب و تاب ہے عید مباحلہ
 اسلام کا شباب ہے عید مباحلہ
 جسے ثواب کا یہاں مومن نہیں شمار
 وہ اجر بے حساب ہے عید مباحلہ
 نیک نام پات کے سہرے ہوں ضامن
 ایسی کھلی کتاب ہے عید مباحلہ
 ہفت شمس کے چہرے کو دیکھ کر
 اس درجہ کامیاب ہے عید مباحلہ
 سہرنے کو چند تاروں کو تاب نخر نہیں
 وہ تیری آب و تاب ہے عید مباحلہ
 جو تے متاب میں وہ سب ہو گئے فنا
 باقی ترا شباب ہے عید مباحلہ
 تاریکیوں کا ٹوٹ گیا ہے غرور آج
 وہ تیری آب و تاب ہے عید مباحلہ

عید غدیر سے نہیں کم اسکی منزلت
جشن ابوتراب ہے عید مباحلہ



منقبت ابوتراب

ازل سے جسکے دل میں الفت آلِ عباس ہوئی
ابد تک اسکی تربت میں فضا پر ضیا ہوئی
ثئے آل کی جب بھی کہیں محفل پہ ہوئی
مدح کی صدا ہر شعر پر علی ہوئی
نبی کی آل کا شاعر ہوں میں اہلِ مدین و
بروز حشر مدحت کی مرے رخ پر ضیا ہوئی
وف کا تذکرہ جب بھی کہیں ہوگا زمانے میں
سرِ فہرستِ عباسِ دور کی وف ہوئی
مقتیدہ ہے مرا میں اڑکے پہونچوں گا کی صورت
لکھی قسمت میں گر میری ہوائے سربل ہوئی
وقر اہل بیت پاک جس جس نے گھٹایا ہے
یزیدِ نحس جیسی ایسے لوگوں کی سزا ہوئی

وہاں پر حضرت زین العابدین تشریف لائے
 جہاں پر کئی سو برسوں پہلے
 فیروز قمر اس نئی ہوکا جو دنیا میں
 جہاں کی ہر حکومت آپ ہی کے زیرِ پا ہوگی
 قسیدہ کے لئے ہیں شہزادہ مدحت میں
 مرے سر میں تاج اس پاک مصطفیٰ ہوگی



منقبت ساقی کوثر

وہی پیرِ شام جامِ شربتِ حیدر سے
 شہرِ جوہی واپس رہے اس چیمبر سے
 ہو عجب منظر جس کھڑی خوشبو حیدر سے
 صدائے حیدری دہلی سے اک سہارے سے
 نہ پوچھو بدر سے حسنین سے خندق سے خیبر سے
 فضائل حیدر کرار کے چچو چیمبر سے
 رہیں مکتوباتِ مؤمن ہر میں بہانی شہر سے
 یمن میری ماں ہے حضرت شبیر و شہر سے

مصیبت ہو نہیں سکتی کبھی اس شخص پر نازل
 کوئی ناد علیؑ پڑھتا ہوا نکلی اُردھرت
 وحی تمکو مبارک ہو ابوالہلب نے فرمایا
 نبی حیدرؑ کو لائے جس گھڑی اللہ کے گھر سے
 میں حیدرؑ کا شاخواں ہوں مجھے حیدرؑ بچائیں گے
 سفر سے برزخ پر حول سے اور قبر کے ڈر سے
 دے دیتا ہوا جنت کی جانب اڑ گیا فطرس
 نوازہ ابن حیدرؑ نے اسے جس وقت شہ پر سے
 یہ شعر و شاعری کا مشغلہ جب سے ہے اپنایا
 ثنائے آل پیغمبرؑ سنی سب نے سنخوڑ سے



منقبت مشکل کشائے دو جہاں

اہل بیت پاک کی جتنی بھی مدحت کیجئے

رب سے حاصل اتنا ہی اجر رسالت کیجئے

دشمن حیدرؑ سے پہلے تو برأت کیجئے

پھر علیؑ سے آپ اعلان و ریت کیجئے

جو زبان پر ہو وہی دل میں علیؑ سے عشق ہو
 آل سے اس طرح اظہار ولایت کیجئے
 قسم لایا تھا خدا سے جو علیؑ کے واسطے
 اس فرشتے کی قصیدہ میں بھی مدحت کیجئے
 جس طرح روزہ نماز و حج ہے واجب آپ پر
 کرباں کی بھی اسی صورت زیارت کیجئے
 کہتے ہیں سب حسب اہل بیت سب بیکار ہے
 زندگی بھر آپ جتنی بھی عبادت کیجئے
 یہ نہیں سمجھتے کہ ما اہل بیت
 ہم میں جس قدر بھی اسکی ہی خدمت کیجئے
 اسے مخسور علم مرسل یہ خدا سے
 نعم کے میدان ہی میں احسانِ خداست کیجئے



منقبت مولائے کائنات

انہیں کولائے دیتے ہیں فرشتے جام و شراب
 گداگر جو رہے ہیں مصطفیٰ کی آل سے
 بناتا کس کو بعد مصطفیٰ حق دین کا رب
 نہ ہم رہتے تھے کوئی شخصیں میں میں حیدر کے
 وہ جنت تو کجا جنت کی خوشبو پا نہیں سکتے
 مخالف زندگی میں جو رہے شبیر، ثناء کے
 کے ہیں ظلم اعدائے محمدؐ سے محذرت
 نہ آئیں بستیاں یہ رعب میں اک بھی سحر سے
 جسے اک فرقہ کہتا ہے خدا ایک مسلمانوں
 وہی تو خاص بندے ہیں نبیؐ کے بعد دائر کے
 ملک جنت سے اتنے تھے حق کی زیست میں جیسے
 اہل آفتاب بھی چہر ہیں ان کے قصہ انور کے
 مراہیں آئیں بران سبکی اے پیغمبرِ کرم
 محبت بیٹھے ہیں جنت بھی یہاں ساتی کوثر کے
 حق میں وہ نبیؐ میں فرق ممکن ہی نہیں کوئی
 محمدؐ اور حقؐ ہیں نور کے چہر برابر کے

زمانے میں اگر ہو کوئی بھی عورت تو بتلاؤ
برابر مرتبے میں ہو جو پیغمبر کی دختر کے
جہاں پر مرتبوں میں فرق ہو یہ وہ نہیں محض
یہاں تو سب سخنور رکھتے ہیں رتبے برابر کے



منقبت امیر المومنین

بنت اسد نے دیں کو وہ تحفہ نیا دیا
اجڑا ہوا مکان خدا کا بس دیا
بنت اسد دینا میں آئیے مرتضیٰ
جے میں حق نے ایک نیا دیا
مدائن رسول اور آل رسول نے
حڑ کی طرح سے میرا مقدر بنا دیا
بت سارے منہ کے بھسّرے پائے رسول پر
حیدر نے آکے کعبے کو کعبہ بنا دیا
آیا قریب جھولے کے جو ایک اڑدھا
دو ٹکڑے کر کے اسکو علی نے مٹ دیا

پڑھ کر علیؑ کی شان میں اشعار منقبت
 ہم نے منافقین کے دلوں کو جلا دیا
 احمدؑ کو حق نے مرسل اعظم کی ہی سند
 مولا علیؑ کو فاتح خیر بنا دیا
 حق نے علیؑ میں دیکھ کے اوصاف بے شمار
 مشکل کشائے اہل زمانہ بنا دیا
 مولائے کائنات کی آمد کے فیض سے
 خالق نے کائنات کو باکل سجا دیا
 مدح علیؑ کا دیکھ سخنور یہ معجزہ
 تجھ کو سخنوروں میں سخنور بنا دیا



منقبت نفس رسولؐ

قصیدہ سننے سے پہلے کی یہ ضرورت ہے
 درود پڑھئے کہ اسکی بھی یاں سعادت ہے
 علیؑ کتابِ مبیں ہے کتابِ آیت ہے
 علیؑ کے دم سے چلی دھڑ میں اہمیت ہے

علیؑ کا جشن منانا ہماری سیرت ہے
 علیؑ کے جشن سے جہنمِ عدو کی عادت ہے
 سخنور اس میں بھی آلِ نبیؑ کی مدحت ہے
 ہوئی جو پہلے قصیدوں سے یالِ تلاوت ہے
 مکینِ خد ہوں یا ہوں کہیں کون و مکان
 سبھی کو جشنِ علیؑ سے بڑی مسرت ہے
 ولادت اور شہادتِ خدا کے گھر میں ہوئی
 فیضانِ علیؑ کی یہ کونین میں نصیبت ہے
 خلیفہ خم میں بنایا جسے چیمبر نے
 اسی کا جشنِ ولادت اسی کی مدحت ہے
 بھی نبیؑ کا بنیاد علیؑ کو قدرت نے
 جو حق کی بات نہ مانے اسی پہ عنت ہے
 خدا نے شاعر آلِ نبیؑ کیا مجھ کو
 نبیؑ و آلِ نبیؑ کی بڑی عنایت ہے
 چاہے تو آئے علیؑ کو وہ تہنیت دینے
 چسپی ہوئی دلِ دشمن میں پر کدورت ہے
 ہے نفرت آپ کو حیدر سے اور عدو سے بھی
 نبیؑ سے آپ بتائیں یہ کیسی الفت ہے

منقبت کل ایماں

سکون قلب کو دل کو قرار دیتا ہے
 علیؑ کا ذکر مقدر سنوار دیتا ہے
 جو ہم کو مدن علیؑ کا شعر دیتا ہے
 مکان خلد میں وہ بے شمار دیتا ہے
 اسی کے واسطے جنت ہے جام کوثر ہے
 جو عمر عشق علیؑ میں گزار دیتا ہے
 خدا علیؑ کے خدایوں کو دیتا ہے جنت
 عدوئے آل نبیؐ کو وہ نار دیتا ہے
 علیؑ کے چاہنے والو قریب آجؤ
 بلال خم یہ صدا بار بار دیتا ہے
 نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن علیؑ کا قرآن میں
 ہر اک کو حکم یہ پروردگار دیتا ہے
 جو عمر کرتا ہے شان نبیؐ میں گشتی
 خدا کا شیر اسے جاکے مار دیتا ہے
 یقین ہے ہم کو کہ اک روز کھینچے مولا
 تبھی تو نصف ہمیں انتظار دیتا ہے

علیٰ کے دشمنوں دیکھو مرے سنیٰ کا بیاں
 قرارِ دل کو تو رخ کو نکھار دیتا ہے
 ڈرو نہ عشقِ علیؑ میں یہ یشمِ تمار
 کئی زباں سے صدا بار بار دیتا ہے
 قصیدہ سنئے سنخوڑ سے مدحِ مور میں
 خوشی سے داد ہے اک بار بار دیتا ہے



منقبت مولائے غدیر

(برائے جشنِ غدیر۔ بر مکانِ عرفان زنگی پوری)
 مصطفیٰ طہ امت کی صہبا ہے املت کا شیشہ ہے
 منبر پہ سنخوڑ ہے حیدر کا قصیدہ ہے
 اللہ ہی اب جانے کتن بڑا رتبہ ہے
 امت کی صہبا ہے املت کا شیشہ ہے
 ساقی ہیں نبیؐ جسکے میخانہ یہ ایسا ہے
 حیدر کی ولایت کا اعلان ابھی کر دو
 گوتہا ہوا میدان مانا کہ یہ صحرا ہے

مے خوب پیس چھک کر اب خم میں علیٰ والے
 اتمت کی صہبا ہے اکملت کا شیشہ ہے
 ہے بعد میرے حیدر ہے فضل مراناب
 منبر سے پیبر نے دل کس کا جلایا ہے
 نخ تو زباں پر ہے لیکن ہے میوں یہ بھی
 احسان پیبر نے دل انکا جلایا ہے
 جنم ہے بیباں ہے قہتا ہوا صحرا ہے
 امدے ہوئے ہیں حلق اترتا ہوا چہرہ ہے
 جو بڑھ گئے گئے ہیں وہ پیچھے پلٹ آئیں
 اور خیر عمل لب پر ہر ایک کا غرو ہے
 ادنیٰ سا سخنور ہے مداح حق لیکن
 خالق کی نگاہوں میں رتبہ گر اتل ہے



منقبت مولا و کعبہ

بزم مدحت ہے سبھی عاشق حیدر آئے
 چند اشعار لئے اپنے سخنور آئے
 شور ہے دھر میں دامادِ پیہر آئے
 آج استاد ملک ساقی کوثر آئے
 جیسے ہی خانہ معبود میں حیدر آئے
 ان سے ملنے کے لئے شافعِ محشر آئے
 آج کعبے میں محمدؐ کے برادر آئے
 اے شیعوں تمہو مبارک ہو کہ حیدر آئے
 دشمنِ دین خدا تجھے چاہے سمجھے
 اہل ایمان و ائمہ جہود حیدر آئے
 گونج تھئی صل علی صل علی کی ہر سمت
 کعبے میں جیسے ہی احمدؑ کے برادر آئے
 میں تھا مصروفِ شا کوئی میں گھر میں اپنے
 میری خدمت کے لئے خدا کے نوکر آئے
 حشر کے روز مری پیاس بجھانے کیسے
 جسکا مداح ہوں وہ ساقی کوثر آئے

زندگی حق نے سہ کی ہے دوبارہ مجھ و
 کرنے حیدر کی شا یوں سر منبر آئے
 جیسے ہی ہم نے عزاخانے میں رہا قدم
 لوگ کہنے لگے مدان سخنور آئے



منقبت تاج دارِ غدیر

مدحت آل نبیؐ سے بڑھی عزت میری
 میرے حصے میں شا تئی یہ قسمت میری
 جو بلاتا ہے بلا عذر چلا جاتا ہوں
 مجھ سے ہوتی ہے قصا کب یہ عبادت میری
 اس لئے کرتے ہیں دنیا میں مری سب عزت
 میں ہوں مداح حق بھاتی ہے مدحت میری
 بولے حیدر کوئی جنت میں کہاں جا بیگا
 ہوگی رضوان کو جب تک نہ اجازت میری
 اپنی امت سے نبیؐ کہتے رہے تا بہ حیات
 بھوان تم نہیں قرآن کو نہ غترت میری

پڑھ کے جو ناد علی گھر سے نکلتا ہوں میں
 حادثے کرتے ہیں خود بڑھ کے حفاظت میری
 چوست ہیں مرے ہونٹوں کو ملک آ آ کے
 میں ٹاکرت ہوں وہ کرتے ہیں مدحت میری
 رات دن دشمن اسلام پہ لعنت کرنا
 سب کو معلوم ہے بچپن سے یہ عادت میری
 دل میں حسرت یہ ہے مرگ سنخوڑ کی ہے
 تیری دہلیز ہو اور ہو وہاں تربت میری



منقبت مادر جناب عباسؑ

ہر پہ حیدر کے جھنڈا اپنا سر ام البنین
 گھر میں حیدر کے ہوئیں چہ جود گرام البنین
 پہنوںچوں میں بھی روضہ عباسؑ پر ام البنین
 کاش میری جسم میں لگ جائیں پر ام البنین
 آپ کی مدحت کروں میں عمر بھر ام البنین
 ہو سطا میری زبان کو بھی اثر ام البنین

بزمِ مدحت میں فرشتے آتے ہیں سب عرش سے
 ساکنِ جنت بھی ہیں یہیں عبودِ کرامِ انیس
 آسمان سے آکے کرتے ہیں ملکِ جد سے یہاں
 نازشِ عرشِ بریں ہے ترا گہرا مائیں
 دیکھ جاے تو یہ تیرے شہرِ ناز سے
 ہے وفوں کا خدا تیرے پہ مائیں
 آپ کے بیٹے سے عینِ ہمتاں ہاں
 فخرِ مریمؑ نے کہا پناہ مائیں
 اے سخنور آئیں مائیں عرش سے
 ہے یقین مجھ کو کہ رحق ہیں اثرِ مائیں



منقبتِ مولا کے دو جہاں

خانہِ معبود میں جس طرح سے حیدر سے
 فہم سے ایسے ہی شبیر سے
 خانہِ معبود میں دو نور کے پیکر ملے
 یا پیہر کو وحی و جانشین حیدر ملے

اسلئے احمدؑ نے حیدرؑ کو بنایا جانشین
 اپنے جیسے جب علیؑ میں آپکو جوہر ملے
 بس خدا کے نور سے پیدا وہی ہیں پانچ تن
 سائے میں چادر کے جو معصوم کے گھر پر ملے
 نسل سے عمران کی دین کی بقا کے واسطے
 مرتضیٰؑ آثار مہدیؑ نور کے پیکر ملے
 کھد میں اہل بیتؑ کے دیکھا یہی تاریخ میں
 مثل خدمت کار کے حور و ملک نوکر ملے
 آنکھ سے آنسو نکلے سے خوشی کے جوش میں
 حضرت شبیرؑ جب مجھ کو سب کوثر ملے
 بو نہیں سکتا سخنور وہ ابھی مدح آل
 رہ کے کینہ دل میں گر کوئی ثنائت ملے



منقبت امیر المومنین

آج کہے میں جو نہیں مر نہی اور پہونچ
 اس سے مئے کے لئے حق اک چیمہ پہونچ
 مدحت آل نبی کرتے سخیور پہونچ
 جو ہے واللہ مقدر کا سکندر پہونچ
 سورما نام کے میدان سے جو پٹے نہ ہا
 ے کے خیمہ علم فتح خیمہ پہونچ
 تو ہی تعب یہ بتا دن ہے یہ مہماں
 جس سے مئے کے لئے حق کا چیمہ پہونچ
 سبھی محشر میں مئے دفتر ابدال لئے
 میں قصید لئے اپنے سر محشر پہونچ
 میرے ہمراہ کئی حب علیؑ کی دولت
 میں تو محشر میں بھی پہونچ تو تو کمر پہونچ
 خاک میں مل گئے ارمان دل غیہاں کے
 در حیدر پہ جو نہیں عرش سے اختر پہونچ
 خود مدد ساقی کوثر سے است ساز آب
 روز محشر جو سختور لب کوثر پہونچ

منقبت مولائے کائنات

بحر ابد ، پیغمبر علیؑ کو کس نے سمجھا ہے
 جو پیغمبر کا رتبہ ہے ، وہی حیدر کا رتبہ ہے
 کس ہر اک مورخ نے یہی تحقیق سے اپنی
 علیؑ بعد نبیؐ ہر ایک سے افضل و اعلیٰ ہے
 علیؑ سے امت پیدا میں یہ باتف کی ندا آئی
 صاع و میاں ہے سویرا ہی سویرا ہے
 خدیجہؓ میں یہ تاج کو مرسلؓ نے سمجھایا
 ہمارا بائیں قدرت نے حیدر کو بنایا ہے
 علیؑ نے فتحؓ کیجئے عقب اس ماہ میں پیدا
 رب رب رمضانؓ کی صورت نصیبت ہا مہینہ ہے
 یا باغ فدکؓ معسومہ کو بعد نبیؐ دیتا
 جو تجھے ماں و زار سلام کا اپنا ہی اپنا ہے
 علیؑ کا نام لے لے ڈوبتے وہ بو طوفان میں
 و اسکے واسطے گرداب بھی کوہِ کندہ ہے
 نجف، مکہ، مدینہ، سامرہ و کربلا و لہ
 جہاں جاو ارم جیسا نظرو ہی نظرو ہے

علی کا مرتبہ سمجھیں عدو اس واسطے حق نے
 نبیؐ کے دور میں خود اپنے کعبے میں اتارا ہے
 جب آئے خانہ کعبہ میں حیدر تب نبیؐ بولے
 رجب کی تیرہویں ہے آج میرا بھائی آیا ہے
 خدا کے نور سے ہیں مصطفیٰ، زہرا، علی، شہزاد
 حسین ابن علی جن سے اجاڑ ہی اجاڑ ہے
 قبول خاطر اقدس قصیدہ ہو سخنور کا
 مرے مولا کھلے دل سے یہی انہی تمنا ہے



منقبت حضرت علیؑ

(طہائی کنس برہان عرفان زنگی پوری)

مسرہ طرح حیات و موت ہے فقیر سی کے اختیار میں
 علیؑ ہی انتخاب ہے نکاح کردگار میں
 خدا کا ہے رسول بھی علیؑ کے انتظار میں
 ہے جشن مدح مرتضیٰ ہمارے اس دیدار میں
 کھلے ہیں پھول ہر طرف ہوائے خوش گوار میں

میں گھر سے کہہ کے یا علی نکلتا ہوں دیر میں
 میں صبح و شام رہتا ہوں دعاؤں کے حصار میں
 جو ہیں نبیؐ کا جانشین جو ہے علیؑ کا جانشین
 حیات موت ہے فقط اسی کے اختیار میں
 وہ تھے نبیؐ کے ساتھ تو مگر نہ مانتے تھے بات
 وہ دشمنوں کے خوف ہی سے روپیہ تھے غار میں
 تھے ہار و ہجر، ارم جزا کے دن انہیں فقط
 جو لوگ وہ بربستہ ہیں علیؑ تمہارے پیار میں
 یہ خون کیا یہاں پتھر کی طرح کا نور ہے
 رہا نہ وہی فرق آگنی میل و مرہار میں
 نبیؐ کے بعد وہاں میں ہوئے خلیفہ چار چار
 مگر یہ حق علیؑ کا تھا نبیوں کا میں ہزار میں
 نہ خوف تبت و تانی کا نہ فکر کوئی موت کی
 علیؑ سے عشق ہے اگر تو یا ہے یہ وہاں میں
 خدا کی بارگاہ میں سخنور اب وہاں ہے یہ
 رتبہ مر شہر بھی علیؑ کے بادہ خوار میں



منقبت مولائے غدیر

کامل ہوا ہے دینِ پیہرِ غدیر میں
 نائب بنے ہیں نبی کے جو حیدرِ غدیر میں
 شیرِ خوش ہیں شد ہیں شہرِ غدیر میں
 مولائے نبول کے شاہِ غدیر میں
 جو بہتیاں تھی طاہر و طہرِ غدیر میں
 انکو ملا رسول سے رہبرِ غدیر میں
 مویا مری طرح سے مئی بھی سبھی کے ہیں
 اعلان کر رہے ہیں پیہرِ غدیر میں
 پڑھنے لگے درودِ محبوبانِ اہل بیت
 ہاتھوں پہ تھے رسول کے حیدرِ غدیر میں
 اب تک امام باڑوں میں اسکی ہے یادگار
 بنوا یا تھا نبی نے جو منبرِ غدیر میں
 دیگر کے تہنیت وہ مئی کو کر گئے
 ایسے بھی بد نسب تھے سخنورِ غدیر میں



منقبت تاجدارِ ولایت

ایسے ویسوں کو نہ مولا نہ خیفہ کہنا
 جو نصیری کا خدا ہو ات مولا کہنا
 جسکو احمد نے وحی اپنا بنایا خم میں
 اے مسلمانوں اے اپنا خیفہ کہنا
 اے مسلمانوں اگر کچھ بھی ہے غیرت تم کو
 ہم علی والوں کو تم اپنے سے اسی کہنا
 یہ ہے مولا کا کرم مدح علی میں ورنہ
 فیہ مفسدین ہے کسی کو بھی قصیدہ کہنا



منقبت بنت رسولؐ

وہ جسکی عمر بھر تعظیم کی میرے پیمر نے
 اسی کے گھر کا دروازہ جلیا اک ستمگر نے
 بنایا یہ جہاں جنکے لئے خدق اکبر نے
 انھیں تا عمر ایذا دی تھی اصحابِ پیمر نے

نہ پائی منزلت ایسی کی سے دونوں عالم میں
 کہ جیسی منزلت پائی ہے معصومہ کے شہر سے
 یہی تاریخ میں اسلام کی ہم و ملا اب تک
 بچیا دین کو بارہ سے، پودہ سے، بہتر سے
 یہی چرچہ زبانوں پر رہا برسوں مدینے میں
 عروں نو و بخشی زندگی بنت پیہر سے
 کہیں تاریخ عالم میں جو اب اس کا نہیں مٹا
 وہی اس طرح کی دنیا میں عبات و اور سے
 قیامت سے بھی بڑھ کر ہے وہ دن اپنی کتابوں میں
 حسین ابن علی پر جان دی جس دن بہتر سے
 قلب کے رہنے والوں نے علی کا مرتبہ جان
 کیا سجدہ در زہر آپ جب تابندہ ختم سے
 سے چاروں طرف سے لعنتوں کے حلق رشیدی و
 وقار مرسل اعظم گھنایا ہے سنگدہر سے
 زیارت سب سے پہلے میں سروں کا مہدی، یں کی
 کہا یہ فخریہ انداز میں ہوکا سخنور نے



منقبتِ مادرِ حسینؑ

کنیزِ خاصِ خدا صاحبِ صفاتِ کثیر
جنابِ فاطمہؑ بنتِ رسولِ عرشِ سرور
بیان کیا کریں زہراً کی عزت و توقیر
کہ جسکی شان میں آتی ہو آیہٴ تطہیر
پدر ہیں احمدؑ مختار ہاں خدیجہ ہیں
علیؑ ہیں آپے شہرِ جری و خیبر گیر
علیؑ وہ شافعِ محشر وہ دو جہاں کے امام
کہ جس سے جنگ میں رزاں تھے سب صفیہ و بکیر
فرشتہ موت کا کہہ پر ہے اذن کا حجاب
بغیر اذن چلے آئے گھر میں چند شہر
میں نو کو پس مگ زندگی بخشی
خوشا نصیب یہ عزت یہ آپکی توقیر
جنابِ فاطمہؑ زہراً کی اور زینبؑ کی
ملی عمل میں عبادت میں ایک سی تصویری
ہوئے جو سید و سردار ساکنانِ جنان
وہ بیٹے آپ کے دونوں ہیں شہر و شبیر

ثنائے آل کی خاطر ہوں آج منبر پر
 کج رسول کا منبر کج میں عہد حقیر
 بشیض آل نبی دیکھنا سحنور آ کو
 ملے گی دہر میں شہت ضرور عسیر
 ☆☆

منقبت بنت رسول

یہ میری مدح خوانی اولاد مصطفیٰ کی
 تاثیر ہے یہ میرے ماں باپ کی دعا کی
 دختر ہیں مصطفیٰ کی، زوجہ ہیں مرتضیٰ کی
 ماں ہیں جناب زہرا شہیر و مجتہبی کی
 پڑھ کے نماز حق کی زہرا نے جب دعا کی
 مردہ دلہن کو حق نے پھر زندگی عطا کی
 رندوں کو اب ملیں گے چودہ والا کے سانہر
 آمد رسول حق کے گھر میں ہے فاطمہ کی
 دوزخ کے شعلے اسکو بڑھ کر سمیٹ لینگے
 مانی نہ بات جس نے داماد مصطفیٰ کی

اسکا نصیب پھوٹا، انجام اسکا بگڑا
 ٹھکرائی بات جس نے اولادِ محنت کی
 وہ دل سے دور کر دے خواب و خیالِ بخت
 توہین جس نے کی ہو سب کربا کی
 حد نہ ہو تک ہے اک روشنی کا عالم
 ہے آن آمد آمد اک شمعِ محنت کی
 جز مرتضیٰ نہ ہوگا جسکا جواب کوئی
 حق نے رومِ حق کو اولادِ وہابی کی
 اس نشان میں مختور جو مومنین ہیں شامل
 تاثر اے سر پر رحمت ربِ خدا کی
 ☆☆

منقبتِ زوجہٗ رئیسِ رسولؐ

محشر میں کیا وہ ہوئے چیمبر کے آس پاس
 دنیا میں جوت نہیں حیدر کے آس پاس
 پڑھ دیں درود آتی ہیں دنیا میں فاطمہؑ
 اہلِ ولا جو بیٹھے ہیں منبر کے آس پاس

حیدر رہیں گے حشر میں احمد کے ساتھ ساتھ
 اور ہم رہیں گے ساقی کوثر کے آس پاس
 ان منشیوں سے پوچھیں گی محشر میں فاطمہ
 بیٹھے تھے جو یزید شمر کے آس پاس
 کرب و بلا میں صبح سے تا شام قتل شاہ
 سرنگے فاطمہ رہیں سرور کے آس پاس
 پڑھ لیں درود فاطمہ پر فاطمین میں
 بیٹھے ہیں جو بھی آج سخنور کے آس پاس



منقبت معصومہ عالم

وہی پائیگے حق سے بس دیر فاطمہ زہرا
 رہے جو زندگانی بھر ثار فاطمہ زہرا
 علی مرسل کے ناب تاجدار فاطمہ زہرا
 علی حق کے ولی ہیں شہریار فاطمہ زہرا
 جلایا جیگا دوزخ میں وہ معصومہ کا دشمن
 گھٹایا جس نے ہے کچھ بھی وقار فاطمہ زہرا

سنی کے لاڈلے ہیں گوشوار عرش خالق کے
 یہ ہیں شبیر و شہر شاہکارِ فاطمہ زہرا
 دولہن کو زندگی دیکے یہ دنیا کو کیا ثابت
 ہے موت و زیست پر بھی اختیارِ فاطمہ زہرا
 فقط انکی شفاعت پر ملے گا گلشنِ جنت
 قیامت میں بھی ہوگا اقتدارِ فاطمہ زہرا
 سخنور کی تمنائے دل ہے اپنے خالق سے
 دکھ دے زیست میں اسکو مزارِ فاطمہ زہرا



منقبتِ سردارِ نساءِ العالمین
 جو ہے فخرِ مریم و حوا جہاں میں محترم
 اسکی مدحت میں قصیدہ پڑھ رہے ہیں آج ہم
 سیدہ ہیں عالمِ نسواں سے سب سے محترم
 انکی توصیف و ثنا کرتے ہیں اس محفل میں ہم
 سیدہ کے گھر میں رکھتے ہیں مد تک یوں قدم
 جیسے ہے یہ اک عبادت گاہِ سردارِ ام

یہ ہے تاثیر محبت یا ہے طینت کا فروغ
 انکا نام آتے ہی کیوں ہوتی ہے میری تنکھ نم
 کیا اٹھ سکتا ہے دنیا میں کوئی اس درجہ غم
 جتنے زہاؔ نے اٹھائے زندگی میں ہیں تم
 عقد ہوگا فطمہ زہاؔ کا اس بندے کے ساتھ
 قور کے پھینکے کا جو مدد کے گدے کے ساتھ
 دیکھ لیں سب عاشق آلِ پیہرؔ کیپہ لیں
 دشمن آلِ نبیؐ پر ہورہے ہیں اب تم
 حشر تک وہ قوم رہ سکتی نہیں آرام سے
 جس نے دنیا میں دیئے معصومہ عالم کو غم
 سیدہؔ جب آئیں تو تعظیم کو مرسلؔ اٹھتے
 اہل دنیا دیکھ میں کتنی ہیں زہاؔ محترم
 سسبیل و کوثر و تسنیم کی جن کو ملے
 کیوں پچھیں وہ بادہ فو شان توں جامِ جم
 شاعر آلِ پیہرؔ ہوں سخوڑ اس لئے
 عالم برزخ کی پرشس کا نہیں ہے کوئی غم



منقبت در بتول

پہلے مل کر کہیں تمبیر در زہرا پر
 پھر قصیدہ کریں تحریر در زہرا پر
 ملتی ہے زمین کو تنویر در زہرا پر
 بنتی ہے یوں مری تقدیر در زہرا پر
 لے کے وہ حسب طلب اپنی مرادیں پٹن
 آگیا جب کوئی کہیہ در زہرا پر
 سب کی اور کے در کو یہ شرف حاصل ہے
 کئی سب آئیہ تباہ در زہرا پر
 آسمان والے عالم نہ یہاں آئیں
 ہتی ہے عزت و توقیر در زہرا پر
 اسکو آسمان ہوا خد و ارم کا جادہ
 آگیا جب کوئی ربیر در زہرا پر
 اپنے سنے کی خبر اس طرح دیتے تھے نبی
 کہتے تھے سن کے تمبیر در زہرا پر
 حضرت بوذر و سلمان، بدل حبشی
 پاگئے عزت و توقیر در زہرا پر

باب زہرا پہ سخنور نے قصیدہ جو پڑھا
مل گئی خدا کی جاگہ اور زہرا پر



منقبت شہزادی کوئین

یہ خدا روشن رہے دنیا میں مدحت کا چراغ
اور کل ہوجاے اربابِ عداوت کا چراغ
ہے منور ہر طرف روشن عداوت کا چراغ
فیلم زہرا کی آمد پر مسرت کا چراغ
عظمت و کردار کا زہرا کی عظمت کا چراغ
حشر تک روشن رہے گا انکی زینت کا چراغ
حضرت معصومہ عالم کی نسل پاک سے
پردہ غیبت میں ہے روشن امامت کا چراغ
حشر کے دن حشر اسکا اہل ایمان دیکھیں
جس نے بھی گلِ سرویا زہرا کی تربت کا چراغ
جو خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچ تن
ہو نہیں سکتے کبھی گل انکی مدحت کا چراغ

اسلئے مہدی دیں ہیں پردہ غیبت میں آج
 حشرت تک جتا رہے تاکہ مشیت کا چراغ
 فاطمہ جز و رسالت ہیں پیہر نے کہا
 کیا بجھائے گا کوئی انکی فضیلت کا چراغ
 اے جناب سیدہ یہ ہے سخنور کی دعا
 قبر میں روشن رہے اشعار مدحت کا چراغ



منقبت مادرزینب

اسکی ثنا کروں میں بھلا کس زبان سے
 جسکو رسول چاہتے تھے بڑھ کے جان سے
 جشن نبی کے ساتھ منائے جو جشن آل
 وہ شخص خد جائے بڑی آن بان سے
 اس درجہ احترام تھا جسم رسول میں
 ام ایہا کہتے تھے بیٹی کو شن سے
 خوشبو جو آ رہی ہے خدیجہ کے گھر سے آج
 ایسی مہک نہ آئی کسی گلستان سے

میں بندۂ ذلیل وہ معصومۂ جنات
 مدح و ثنا ہو فاطمہ کی کس زبان سے
 پھر بھی نہ باز آئیے انکی ثنا سے ہم
 گزریں ہزار بار بھی ہر امتحان سے
 اس درجہ شادماں نہ مائک ہوے تھی
 جتنے تھے خوش وہ سیدۂ کے در کی نان سے
 ہو اسے لب پہ صرف ثنا اہل بیت د
 یارب سدھارے جب بھی خنجر جہن سے



منقبت زوجہ نفس رسولؐ

وہ جو نبیؐ کے جسم کا ٹکڑا ہے فاطمہ
 زوجہ علیؑ کی دہر میں یکتا ہے فاطمہ
 تیرے حسن حسینؑ کو چن کر جہن میں
 سردارِ خد حق نے بنایا ہے فاطمہ
 تعظیم جسکی کرتے تھے مرسل حیات میں
 وہ صرف بنت مصطفیٰؐ زہرا ہے فاطمہ

خدا ہوں یا کہ مریم و ساری ہوں کوئی ہو
 ان سب سے مرتبے میں تو ات ہے فاطمہؑ
 لیکے مرادیں جائے سُخنور کی طرح وہ
 محفل میں تیری آج جو آیا ہے فاطمہؑ
 ☆☆

منقبت معصومہ عالم

جہاں میں آج جو چروں طرف اسدم پھیلا ہے
 جناب فاطمہؑ اور انکی اولادوں کا صدقہ ہے
 نبیؐ نے فتن اسدم کو ایسا سنوارا ہے
 خزاں تا حشر آسکتی نہیں خالق کی مٹا ہے
 جو مانی کر با کو پتھور کے حج کرنے جاتے ہیں
 جیمہ ان سے پچھیں گے کہ بغض کر با کیا ہے
 مقلد کرنے والوں سے نبیؐ محشر میں پچھیں گے
 بتاؤ میرے اہل بیت کی آخر خط کیا ہے
 جناب فاطمہؑ زہراؑ کی آمد تھی اسی باعث
 خدا نے ساری عالم کو سجایا اور سنوارا ہے

سخنور کہہ دو با اعلان یہ اسلام والوں سے
مسلمان کے لئے اجر رسالت حب زہا ہے



منقبت بتول

مدینہ فاطمہ کا ہے، یہ نعبہ فاطمہ کا ہے
یہ کوثر فاطمہ کا ہے یہ طوبی فاطمہ کا ہے
زمین و آسمان دونوں پہ قبضہ فاطمہ کا ہے
بروز حشر بخشش کا بہارا فاطمہ کا ہے
پڑھیں صلوٰۃ اہل بزم خوش ہو کے مسرت میں
یہی محفل فاطمہ کی ہے، یہ جلسہ فاطمہ کا ہے
جہاں میں لائی ہیں تشریف خاتون جہاں زہرا
تو حوران جہاں نے کہہ سچا فاطمہ کا ہے
پڑھیں قرآن گر چشم بصیرت سے قویا ہر ہے
سچا قرآن کے لب پر قصیدہ فاطمہ کا ہے
سر منبر شاخواں ہوں جو اس بزم مسرت میں
پے خوشنودی احمد قصیدہ فاطمہ کا ہے
خدا بندے کی حاجت رد نہیں کرتا ابھی ہر گز
دعائے میں گر وسیدہ اور حواء فاطمہ کا ہے

شیعہ اک اک چلا جائے نہ جب تک باغِ جنت میں
 نہ جاؤں گی جنس میں بھی یہ بہنا فاطمہ کا ہے
 اسے تعظیم کرنے جس کی دوعالم کا پیغمبر
 یہ عزت فاطمہ کی ہے یہ رتبہ فاطمہ کا ہے
 وہ دنیا تھی جہاں تم کرلیا کرتے تھے من مانی
 یہ محشر ہے مدوئے دیں اجارہ فاطمہ کا ہے
 پیغمبرِ خیمت کے واسطے ہر روز آتے ہیں
 یہ منزل فاطمہ کی ہے یہ رتبہ فاطمہ کا ہے
 خنجر جو بھی مداح علی آیا ہے روئے میں
 ہاں دل سے وہ اپنے قصیدہ فاطمہ کا ہے



قطعہ

بس حسن و حسین ابنِ علی کے دم سے
 دین باقی ہے رسولِ عربی کا اب تک
 اک محمد کے لئے خلق ہوئی یہ دنیا
 ایک کے واسطے باقی ہے یہ دنیا اب تک

منقبت دختر رسولؐ

شہر ، شبیر کی زینب کی ماں ہیں فاطمہؑ
 مالک فردوس خاتون جناں ہیں فاطمہؑ
 آپ کی آمد سے روشن وہ جہاں ہیں فاطمہؑ
 آپ کی آمد سے خوش چہرہ وہاں ہیں فاطمہؑ
 تہنیت دینے جناں سے حصہ ہوا چھپیں
 پوشش کی ہیں مریم کہ کہاں ہیں فاطمہؑ
 اس صبا جا کر سنا دے یہ قصیدہ بھی وہ ہیں
 دیکھنا فردوس میں اس جہاں ہیں فاطمہؑ
 فرش سے تا فرش جگمگ ہو رہا ہے گل جہاں
 مرسل انظمہ کے گھر میں ضوونش ہیں فاطمہؑ
 اس زمیں پر آج سجدے بھی ملک کرتے ہیں روز
 آپ کے یثرب میں جتنے بھی مکاں ہیں فاطمہؑ
 شادمان سب ہیں یہودی عورتیں زہم آئیں خوش
 یوں یہودی عورتوں کے درمیاں ہیں فاطمہؑ
 مریم و حوا نے اتنا مرتبہ پایا کہاں
 آپسے کم مرتبے میں آسمان ہیں فاطمہؑ

سلسلہ حورو ملک کا ہے سنخوَر دیدنی
انبیاء بھی ہیں وہیں آئی جہاں ہیں فاطمہؑ



منتقبت شہزادی کوئینؑ

خوشی یہ پختن پاک کی منت ہیں
فلک پہ روز ستارے جو جگمگاتے ہیں
قسیدے پڑھتے ہیں اور اپنے گھر سجاتے ہیں
خوشی دولتِ زہراؑ کی ہم منت ہیں
خدیجہ خوش ہیں رسولؐ انا مَشَدِس ہیں
نہ سے آج درود ، سلام آتے ہیں
نبیؐ کے ہو نہیں سکتے ہیں وہ وحی ہرگز
نبیؐ کے بعد جو زہراؑ کا گھر جاتے ہیں
نبیؐ کی بیٹی کی آمد پہ خوش ہیں اہل جہاں
کھلے ہیں پھول چمن زار مسکراتے ہیں
عدو کے گھر میں نحوست ہے اور اندھیرا ہے
رسولؐ ، دل کے گھر آج جگمکاتے ہیں

جنابِ فاطمہؑ زہراؑ کی پاک ڈیوڑھی پر
 سلام کرتے کو ہر دن رسول آتے ہیں
 نبیؐ کو حشر میں وہ لوگ منہ دھاڑتے ہیں
 جو لوگ فاطمہؑ زہراؑ کا کھڑ جاتے ہیں
 ہے پختن ہی کا صدقہ یہ ہے عقیدہ مرا
 تمام نعمتیں جو صبح و شام کہاتے ہیں
 نبیؐ کے بعد جو آلِ نبیؐ کے ہیں عاشق
 درِ بقولؐ پر وہ اپنا سر بھساتے ہیں
 مخنور اپنے یہ اشعار مدح کے ہاتھوں
 حسنؑ حسینؑ کی جنت میں گھر بناتے ہیں
 ☆☆

منقبت زوجہ شیر خدا

خدا کے شیر کی زوجہ ہیں فاطمہؑ زہراؑ
 رسولِ حق کی تمنہ ہیں فاطمہؑ زہراؑ
 حسنؑ حسینؑ انہیں کے جگر کے ٹکڑے ہیں
 نبیؐ کے جسم کا ٹکڑا ہیں فاطمہؑ زہراؑ

پیامبر ہیں زمانے کی عورتوں کے لئے
 معین مقصد طحہ ہیں فاطمہ زہرا
 خدیجہ اور محمدؐ کی ورثہ دار ہیں یہ
 رئیسِ شب و بطحہ ہیں فاطمہ زہرا
 عطا ہوا شب معراج جو پیغمبرؐ کو
 خدا گواہ وہ تھنہ ہیں فاطمہ زہرا
 لئے ہے آسیہ تطہیر انکو حلقے میں
 نبی ستوں سے مہرا ہیں فاطمہ زہرا
 عروسِ نوبہ میں کی حیات نو جس نے
 وہ زندگی ہادیہ ہیں فاطمہ زہرا
 جہنِ قلم ہستم کے متابے کے لئے
 عظیم صبر کی دنیا ہیں فاطمہ زہرا
 نہیں یہ بات سننور سے چاہئے واے
 کہ فخر مریم و حوا ہیں فاطمہ زہرا



منقبت صدیقہ کوئین

رزاق کل نے مانگ لی جب نان فاطمہ
 مریم سے بھی سوا ہوئی آپہ شان فاطمہ
 جتنے بھی ہیں جہاں میں ثنا خوان فاطمہ
 ان سب پہ مہرباں ہیں مہربان فاطمہ
 اسدم پر ہے جس طرح احسان مرتضیٰ
 ویسے ہی تابہ حشہ ہے احسان فاطمہ
 مجالس میں محفلوں میں یہ چلے آئیں مومنیں
 دینا ہے درس حق یہ دبستان فاطمہ
 بخشش کو سبکی آئینے محشر میں خود رسول
 محفل میں جتنے بھی ہیں خدامان فاطمہ
 فطرس کی طرح ہوگی سخنور کو بھی عطا
 جاری ہے مدح خوانوں کو فیضان فاطمہ



منقبت بتول

عزت ہی ہمکو صرف نہ قرآن چاہئے
 اپنے لئے تو دونوں کا عرفان چاہئے
 نرم ہے مدح آل محمدؐ کے واسطے
 انکی انصیتوں پہ بھی ایمان چاہئے
 میں جاتے جاتے زیارت مولا کروں ضرور
 مومن کے دل میں بس یہی ارمان چاہئے
 زہراؑ کا کہہ جانے سے پہلے مدوے دیں
 پیش خدمت رسولؐ کا فرمان چاہئے
 قرآن سے جو پوچھا تو قرآن نے کہا
 مدح بتولؑ کے سے قرآن چاہئے
 جہنوں پہ خوب اغتیل کرنے کے واسطے
 میدان ثمران طرح کا میدان چاہئے
 کوثر سے ہو زبان سخنور دھلی ہوئی
 مدح بتولؑ کے سے قرآن چاہئے



منقبت معصومہ عالم

مدح زہراً میں قصیدہ کوئی نکلا جائے
 حشر میں بنکے جو بخشش کا ذریعہ جائے
 آمد فاطمہ زہراً پہ یہ کہتے تھے ملک
 دونوں عالم کو نہ کیوں پھر سے سجایا جائے
 اتنی توفیق سطا کر دے مجھے اے یارب
 مدح زہراً میں ہر اک لمحہ گزارا جائے
 کہہ رہا ہے یہ مرا جوش و راہ رو کے
 جامِ مدحت کا سر بزم پایا جائے
 در وہ خالق کی نگاہوں میں رہے کیوں نہ عزیز
 سجدہ کرنے کو جہاں عرش کا تارہ جائے
 ایک گھر بنت چیمبر کا ہے دنیا میں فتنہ
 روئیاں لینے کو جس در پہ فرشتے جائے
 جو ازل سے ہو در نفس چیمبر کا گدا
 نامِ حیدر پہ اسے کیوں نہیں ملتا جائے
 جب زمیں پر نہیں مل سکتا جواب فضلہ
 ثانی زہراً کا ثانی کہاں ڈھونڈا جائے

مشکلیں اسکے قریں آ نہیں سکتی ہیں کبھی
 نام زہرا ترے شوہر کا جو لیتا جائے
 گر سنخور تجھے شبیر کی جنت ہو نصیب
 پھر پٹ آئے جوانی یہ بڑھاپا جائے



امام حسن علیہ السلام
 خلق میں پہیلی ہوئی جسکی نیا تنویر ہے
 اپنا اسکی ہی بدولت مرتبہ توقیر ہے
 جو ہیں سردار جنس وہ ہیں نبی کے لالہ
 ایک ہے ان میں کا شہزادہ شہیر ہے
 اہل دنیا اس حقیقت کو چھپا سکتے نہیں
 ہر مرض کے واسطے خاک شفا آسیر ہے
 جا رہا ہے آسمانوں پر پیغمبر کا براق
 جس طرف دیکھو ادھر ہے انتہا تنویر ہے
 ہمت ارباب ایمانی بڑھانے کے لئے
 ایک غرہ حیدری ہے دوسرا تکبیر ہے

سبط اکبر آپ بھی ہیں معنی ذبح عظیم
 خواب ابراہیم کی یہ کربلا تعبیر ہے
 اس علیؑ کے لال اس سبط چیمبرؑ مجتہد
 صلح تیری غیر کے سینے پہ گویا تیر ہے
 مثل احمدؑ یہ تہ کردار میں اخلاق میں
 دیکھ — دنیا حسن کو مچتے تصویر ہے
 اس سخنور ساری دنیا دیکھ لے میرا انجیب
 مدن شہزاد کی بدولت پر نیا تھدیر ہے



منقبت امام حسنؑ

بخشی ہوئی مجھے جو بدعت حسنؑ کی ہے
 رگ رگ میں موجزن مرے مدحت حسنؑ کی ہے
 اترے ہیں پھر ستم پہ زمانے کے حکمراں
 دنیا کو آج پھر سے ضرورت حسنؑ کی ہے
 وہ چاہتے تھے جنگ نہ ہو میر شام سے
 ورنہ سنیؑ کی جیسی شجاعت حسنؑ کی ہے

اک وار میں ہی دو کریں مرحب سا پہلو
 مولائے کائنات سی ضربت حسن کی ہے
 ہوتا ہے جسکو دیکھ کے عرش سے نخل
 افضال کبریا سے وہ رفعت حسن کی ہے
 جب دیکھتے تھے کتے تھے میدان میں سورما
 جو تھی حق میں بس وہی قوت حسن کی ہے
 منسوب ہے جو حق سے مہینہ صیام کا
 جشن حسن بوس میں وادت حسن کی ہے
 مدائن اہل بیت میں میرا شمار ہے
 کیوں ہوں یہ تمکو سعادت حسن کی ہے
 قبضہ ہے بحر و بر پہ سنخوڑ ہی کس کا کب
 دنوں جہاں پہ آج حکومت حسن کی ہے



قطعہ

بہت ہے رحمتوں کا سمندر صیام میں
 بگڑا ہوا بنا ہے مقدر صیام میں
 روزہ رکھو نماز پڑھو! اور دعا کرو!
 مدح حسن بھی کرو سنخوڑ صیام میں

منقبت امام حسن علیہ السلام

کچھ نہ حاصل ہوگا دنیا سے گذر جانے کے بعد
 بابِ جنت بند ہو جائیگا مرنے کے بعد
 دونوں عالم کے میں کتب کے محل سے
 آمدِ شہر ہوئی جب شبِ گذر جانے کے بعد
 بغضِ شہر میں ملی دوزخِ امیرِ شام و
 خوب چپکتا رہا پیشہ ستر جانے کے بعد
 عشقِ اہل بیت میں جس نے گذاری زندگی
 گلشنِ جنت سے ہا اسو مرنے کے بعد
 زندگی میں دشمنی کے راستے کو چھوڑ دیا
 ملتی ہے جنت وہ شہر پہ مرنے کے بعد
 ہم غلاموں کو ملے گا خلد میں آرام یوں
 ملتا ہے آرام جیسے اپنے گھر جانے کے بعد
 زندگی سے عشق کرنے والے میرِ شام سن
 الفتِ شہرِ جلا دیتی ہے مرنے کے بعد
 عزتِ آلِ نبیؐ کے بولتے ہیں جو خلاف
 سوچ لیں کیا حشر ہوگا انکا مرنے کے بعد

کیا حسن والوں کی صف میں بھی جگہ مل جائیگی
 دشمن شہرہ توقع ہے ادھر جانے کے بعد
 آمد شہرہ ہے دنیا میں یہ کہتے تھے علیؑ
 آسمان پر یک بیک تارے بکھر جانے کے بعد
 اے سخنور ہم کو اندیشہ ہی کیوں ہو موت کا
 الفت شہرہ جلا دیتی ہے مر جانے کے بعد
 ☆☆

منقبت امام حسن علیہ السلام
 جشن ہے یاں جانشین حیدر کرار کا
 یعنی سبط مصطفیٰ فردوس کے سردار کا
 اے شاخواں خود پڑھیں صلوٰۃ سارے سامعین
 وہ قصیدہ پڑھ تو ابن احمد مختار کا
 تاقیامت یہ زمانہ لا نہیں سکتا مثال
 مثل شہرہ جو قلم سے کام لے توار کا
 سرخیوں میں محفل مدح حسنؑ نکھی ملی
 صفحہ اول جو دیکھ صبح کے اخبار کا

فرش سے تاعرش پھیلی ہے جہاں میں روشنی
 کیا بیاں کر پائے کوئی شہری انوار کا
 مانے کوئی یا نہ مانے یہ عقیدہ ہے مرا
 حاجیوں سے ہوتا ہے رتبہ بڑا زہار کا
 بس یہی دل میں تمنا ہے یہی ارمان ہے
 پھر زیارت ہو تے مجھ کو شرف دربار کا
 اتنی وسعت ہو مری تنہا کو مواروں
 اک قصیدہ کہہ سکوں میں آپ کے معیار کا
 مدحت شہز کہوں اور اے سنخو رکسنو میں کہاں
 شکر ہے احسان ہے یہ ایزد غفار کا



مدح امام حسنؑ

سنانے آیا ہے محفل میں جو شانے حسن
 سنخو رکسنو کی سب برائے حسن
 معاویہ نے جو مانی تمہاری رائے حسن
 وہ دل میں اپنے تھ مکاریاں چھپائے حسن

درود پڑھتے ہیں بس وہ بند سجے میں
 ہے جنکے دل میں ہو پاک اور دوائے حسن
 فقط یہ چاند ستارے نہیں ہیں سرگرداں
 تلاش کرتا ہے سورج بھی نقشِ پائے حسن
 سوائے خالق اکبر کے اور پیہر کے
 جہاں میں کوئی نہ کر پائے گا ثنائے حسن
 ☆☆

منقبت سبط اکبر

حسن ہیں فہم کی گود میں یا چاند نکلا ہے
 زمیں تا آسمان پھیلا اجاڑتی اجاڑا ہے
 پرستیں صلوٰۃ سب اس دامنِ محفل میں خوش ہو کر
 کہ بنتِ مصطفیٰ کی گود میں اک چاند نکلا ہے
 ملک اور انبیاء سب آج آنے ہیں مدینے میں
 مبارک باد دینے خدا سے ہر ایک آیا ہے
 حسن اسمِ گرامی ہے لقب ہے مجتبیٰ انکا
 لقب اور نام یہ خود خالق اکبر نے رکھا ہے

حسن کے نام سے مشہور دسترخوان ہے انکا
 قیموں اور غریبوں کو کھانا انکا شیوہ ہے
 تقدیر حضرت یوسف سے کیا ہو حسن شہ کا
 حسن کا مصطفیٰ کی طرح پر تنویر چہرہ ہے
 اگر ہے خوانش جنت تو تھا مو! آل کا دامن
 جہاں جانا اگر ہے تو یہی بس ایک رستہ ہے
 نبی خوش ہیں خدا خوش ہے جہاں والے بہت خوش ہیں
 کبھی اس واسطے خوش ہیں کہ شاداں آج زہرا ہے
 سنخوڑ ایسا شاعر خدا بہر جا نہیں سکتا
 ثنائے آل میں جو شیر کہتا اور نہ پڑھتا ہے



منقبت امام محمد باقرؑ

تری آمد پہ دو عالم ہوئے تھے ضوفاً باقرؑ
 نبی کے نائب پنجم امام انس و جان باقرؑ
 زمیں سے آسمان تک نور تھا عالم منور تھا
 مہک اٹھے تری آمد پہ سارے گلستاں باقرؑ

عجب حسنِ قلم تھا ہر اک مسرور ہوتا تھا
 وراثت میں ہی تھی آپ کو شیریں زباں باقر
 اجالا حشر سے تافرش تھا نور محمدؐ کا
 حق کے گھر میں جب آئے امام انس و جاں باقر
 فدک سے تمہنیت دینے ملک اور انبیاء آئے
 تھا رتبہ میں محمدؐ کی طرح تو آسمان باقر
 نہ جانے کیا کدورتی ہوئی تم پہ شدتِ غم سے
 جب آتی یہ ہوئی کربلا کی داستان باقر
 کہو صلی علیٰ شریف نے ہیں زمانے میں
 جناب سید سجاد سے روح رواں باقر



منقبت امام جعفر صادقؑ

(برہانِ شانِ مابدی - ۱۲۴۱ھ طبع ۱۳۰۱ھ)

مسدودِ طرحِ تنہا بھی عبادت ہے زینِ العباد کی
 قسم کھا کے کہتا ہوں اپنے خدا کی
 ثنا بھی عبادت ہے زینِ العباد کی
 گزارش ہے خدمت میں اہلِ دل کی
 صدا مل کے دیں آپ صلے میں کی

محمدؐ سے لے کر امام زماں تک
 ہے تاکید ہم کو سہی کی ولا کی
 ہے خوشبو زمیں سے فلک تک کے پھیلی
 ہے آمد جہاں میں جو زین العباد کی
 یہ اہل ولا کی خدا سے دعا ہے
 سلامت رہے بزم مدح و ثنا کی
 عبادت گزاروں سے کہہ دو سنخورد
 ثنا بھی عبادت ہے زین العباد کی



منقبت امام جعفر صادق

(برمکان شان عابدی - ۲۳ پریس سن ۱۳۹۰ء)

منہرہ طرح ہیں اہل بیت درماں ہر درد دوا کے
 ب شک امام صادق وارث ہیں مصطفیٰ کے
 ہر سمت ہو رہے ہیں یہ تذکرے ثنا کے
 ہیں اہل بیت درماں ہر درد دوا کے
 دیتے شفا ہیں یہ بھی مانند مصطفیٰ کے

ظاہر جہاں میں ہو گئے جس دم امام قائم
 لے گا ہر ایک بوسے مولا کے نقش پا کے
 لگ جائیں پر جو مولا اس جسم ناتواں میں
 چہر لگاؤں دن بھر درگاہ و کربلا کے
 بچپن و مضطرب تھا بندوستان میں کب سے
 پائی سکون میں نے کرب و بلا میں جا کے
 مصرع ہے درد کا یہ اک منقبت سخنور
 ہیں اہل بیت رہاں ہم درد لا دوا کے



منقبت امام جعفر صادقؑ

(برمکان شان عابدی - ۱۲۶۶ء پر طبع شد)

مصرعہ طرح زمین فکر و نظر کے ہیں آسمان صادق
 نبی کے دین کے ہیں میرے کارواں صادق
 زمین فکر و نظر کے ہیں آسمان صادق
 مری نگاہ گئی ہے جہاں جہاں صادق
 ملے ہے آپ کا جلوہ وہاں وہاں صادق

تمہارے ذکر کی خوشبو سے ساری دنیا میں
 مہک رہا ہے شریعت کا گلستاں صادق
 سفر میں خوف نہیں ہے ہمیں لٹیروں کا
 خدا کا شہر کہ ہیں میر کارواں صادق
 خدا نے کھ دیئے اگلے مکانِ جنت میں
 تمہارے جشن میں آئے ہیں جو یہاں صادق
 سنخوروں میں سنخور کی ہے بہت شہرت
 تری ثنا کی بدولت علی کی جاں صادق
 ☆☆

قطعہ

مولا سے محبت کا یوں اظہار کیا ہے
 مادر کا نہیں بھائی کا دیدار کیا ہے
 تا عمر سنخور نے جو مولا کی ثنا کی
 محبت نے فردوس کا حقدار کیا ہے

قصیدہ در مدح امام موسیٰ کاظمؑ

مصرعہ طرح: کس قدر معجز نما ہے موسیٰ کاظم کا نام

(روضہ کاظمین ۸ مثنوی ۲۰۱۰ء)

جب سے حق نے لکھ دیا ہے موسیٰ کاظم کا نام

مشکل کا حل بنا ہے موسیٰ کاظم کا نام

آگے مشکل کشائی کے لئے میرے امام

وقت مشکل جب یہاں ہے موسیٰ کاظم کا نام

دونوں عالم میں حسین ابن علی کی طرح سے

حق اسی مرتبہ ہے موسیٰ کاظم کا نام

زہن میں آنے کے لئے اشعار مدح اہل بیت

جب سے میں نے لے لیا ہے موسیٰ کاظم کا نام

اسکو کوئی ہار نہیں رہتا کسی طوفان کا

جس نے کشتی پر لکھا ہے موسیٰ کاظم کا نام

مشکلیں جتنی بھی آئیں سب مخمور حل ہوئیں

مشکل جد مشکل کشا ہے موسیٰ کاظم کا نام



منقبت امام رضاؑ

طرح: جناب مہکی ہوئی نکبت شاہ خراساں سے
 خدا کے فضل احمد کے برمہیدز کے احساں سے
 یہاں سارے حسینی ہیں خوش، خرم سے شاداں سے
 محمدؐ معنی سے قائم آل محمدؐ تک
 ہر اک معصوم کی مدد سے ہے ملوث آل سے
 ہے خوشبو آساں تک موسیٰ کاظمؑ کے گلشن کی
 جناب مہکی ہوئی ہے نکبت شاہ خراساں سے
 ملی ہے عزت و توقیر و شہت ساری دنیا میں
 جو کجا لکھنؤ سے پڑھ کے سرور کے دبستان سے
 رہے گا باغ جنت میں بھی وہ شیر و شکر ہو کر
 محبت سے جو دنیا میں ملے انسان انساں سے
 بلا لیں چاہنے والوں کو بس اب اپنے رونق پر
 نمازوں میں دعا ہے یہ مری شاہ خراساں سے
 حسینی بن کے تم بھی مجلس و محفل میں آ جاؤ
 سخنور کی یہ مجلس اتجا ہے ہر مسلمان سے



قصیدہ در مدح امام رضا علیہ السلام

طرح: مشہد کے بادشاہ کا جشن واد ہے آج
 عید الرحمن نہیں ہے یہ عید رضا ہے آج
 یہ کون کہہ رہا ہے کہ عید الرحمن ہے آج
 مخصوص کائنات پر عطف خدا ہے آج
 مشہد کے بادشاہ کا جشن واد ہے آج
 احسان خدا کا ہم پہ یہ کتنا بڑا ہے آج
 شہادت کا بزم نور میں موقع ملا ہے آج
 نمرود میں بیجا رفعت عرش کا ہے آج
 فرش زمیں پہ جشن امام رضا ہے آج
 قد آروں میں اور قد رہا بڑھا ہے آج
 مدح رضا میں جس نے قصیدہ پڑھا ہے آج
 اے آسمان زمیں پہ بھی ہیں جنتیں بہت
 مشہور سامرہ ہے نجف کربلا ہے آج
 اب ختم ہوئی سارے زمانے سے مشکلیں
 آیا جہاں میں آٹھواں مشکل کشا ہے آج
 مشہد سے مل رہی ہے ہر اک مرض کی دوا
 مشہد سے ہر مریض کو مہتی شفا ہے آج

منقبت امام محمد تقی

روشنی کا ظہور ۲۲ جون ۲۰۱۰ء

مصرعہ طرح: ماہ منیر و مہر درخشاں تقی سے ہے

میشم ہے کوئی اور سیماں تقی سے ہے

انسان اصل معنوں میں انساں تقی سے ہے

اک اک فلک پہ نیے تاباں تقی سے ہے

ماہ منیر و مہر درخشاں تقی سے ہے

عالم کے آگے نہ ہمارا کبھی جھکا

پختہ ہمارا دین اور ایمان تقی سے ہے

اشعار کہہ کے مدت تقی جواد میں

جانا جاناں میں ہو گیا تیرا تقی سے ہے

جنت کی طرح سن زمیں بھی ہے بار بار

ہر اک چمن ہر ایک گلستاں تقی سے ہے

آمد سے اس جہاں میں تقی جواد کی

مہکا ہوا ہر ایک گلستاں تقی سے ہے

میں شاعر امام تقی جواد ہوں

حاجت مری تقی سے ہے ارہاں تقی سے ہے

وہ کوئی بادشاہ ہو یا کوئی مولوی
 دشمن رہا ہمیشہ پریشاں تھی سے ہے
 اشعار سن کے مدح تھی جواد میں
 شاداں ہ ایک صاحب ایماں تھی سے ہے
 رہنے پہ اپنے ہمکو سننور بلائیں وہ
 دل میں ہمارے حسرت و ارمیاں تھی سے ہے



منقبت امام حسن عسکری علیہ السلام

طرح نیام تہا حسن عسکری کا ہے
 یوم ولادت آج حسن عسکری کا ہے
 پڑھئے درود جشن تھی سے بھی کا ہے
 ماحول ہر طرف جو جہاں میں خوشی کا ہے
 ایسا نہ خنداں کوئی دریا دلی کا ہے
 پیدائیش حسن کی ہے محفل بھی ہوئی
 کیا خوب انتظام یہاں دکشی کا ہے

روشنی کی جس نے کی ہے زیارت امام کی
 رتبہ ملک سے کم نہیں اس آدمی کا ہے
 ہوں آج تیرے جشنِ والا میں قصیدہ خواں
 دنیا میں یہ حراجِ مری شامی کا ہے
 جد کی طرح تھی ہے سنخوردہ تھی کا لال
 دنیا میں شہرہ آج بھی دریا دلی کا ہے



منقبت امام زمانہ

وہ جن کو سب محمد سے کوئی پیر نہیں
 مری نگاہ میں انکا کوئی وقار نہیں
 انہیں کو غیبتِ مولا پہ اعتبار نہیں
 جہاں میں جنکا کوئی عزت و وقار نہیں
 امامِ عصر جب آئینگے لے کے تیغِ وہ دم
 سب کا نئے عدو کو رو فرار نہیں
 اگرچہ فرزدق و دہلی سے کم ہیں شعر مرے
 مگر میں مدح میں کرتا ہوں اختصار نہیں

جو آج نسبت مہدی دیر کے منکر ہیں
 انہیں حدیث محمدؐ پر اعتبار نہیں
 نبیؐ کے آخری نائب امام عصر رواں
 ترے بغیر زمانے کو اب قرار نہیں
 یہ مانتے ہیں حدو آئینگے امام زمانہ
 مگر وہ تن بھی زندہ ہیں اعتبار نہیں
 یہ نامتدار علیؑ ایک آئینگے جس دن
 جہاں میں ان سے بڑا ہوگا تاجدار نہیں
 حسنؑ کے دل پہ اندازے نام نہائی پر
 وہ کون ہے جو اس زمانے سے تیار نہیں
 ٹرپ رہا ہے سخنور تری زیارت کو
 جسے ہے زیست کا پنی پتہ اعتبار نہیں



منقبت امام زمانہ

ٹرپ رہا ہے جہاں وارث نبیؐ کے لئے
 امام عصرؑ کی تشریف آوری کے لئے

ہے زندگی کو ہر کام جستجو انکی
 وہ کون ہیں جو ترستے ہیں زندگی کے لئے
 اہم آئیے وہ ذوالقدر کے یہاں
 جو آئی عرش سے تھی حضرت علی کے لئے
 ہمیں تو مہجوریت سے مل رہی ہے نصیب
 جو تیرہ دن ہیں ترپتے ہیں روشنی کے لئے
 اہم آئیے اب ان نصیب آئیے
 ہیں اختیار میں عیسیٰ بھی اس کلمہ کے لئے
 ہے کونے کونے میں جشن وادب مہدی
 بنی ہیں مٹھیں فرزند مسکری کے لئے
 سخنور کے ہیں نزدیک دور سے شاعر
 قصیدے کے ہیں فرزند مسکری کے لئے



منقبت ثانی حیدر

مرسل انجم سے خم میں دین کا مولا ملا
 اور حق سے حضرت عباس سا آقا ملا

ایک سجدہ مسجد کوفہ میں حیدر کا ملا
 کربلا میں دوسرا شبیر کا سجدہ ملا
 اپنی کوشش بھر نہ چھوڑی مدحت آل نبی
 ہم نے کی مدح و ثنا جب بھی ہمیں موقع ملا
 خد جانے کے لئے دیگر نہیں رستہ کوئی
 خد ہاں کربلا ہو کر کے ہی رستہ ملا
 وہ بولی دیور عب مرتضیٰ کے واسطے
 کتب میں سنت اسد کو جب لگا تالا ملا
 ساری دنیا میں نینف اور کربلا کی طرح سے
 حضرت زینب کا اور عباس کا روضہ ملا
 فاطمہ بنت نبی تشریف لے آئیں وہاں
 ہند میں جس کہ میں انوار قریہ خانہ ملا
 پختون کے بعد دور ثانی زہرا کے بعد
 سب سے اونچی حضرت عباس کا رتبہ ملا
 شاعروں میں ہو یا تیرا سخور بھی شمار
 مدحت شبیر کا جب سے تجھے رتبہ ملا



منقبت ابوالفضل العباسؑ

اسکا رتبہ اور اسکا مرتبہ کچھ اور ہے
 منزل کعبہ ہے کچھ اور کربلا کچھ اور ہے
 یوں تو انصارِ حسینؑ میں آجی ہیں سہرا
 آپ کا عباسؑ غازی مرتبہ کچھ اور ہے
 میں تو دنیا میں مقامات مقدس اور بھی
 مرتبہ دنیا میں تیرا کربلا کچھ اور ہے
 یوں تو ہیں تاریخ میں دیگر وفا داروں کے نام
 حضرت عباسؑ غازی کی وفا کچھ اور ہے
 اک قدم آگے نہ بڑھ پائی جری کے ڈر سے فوج
 دیکھ عباسؑ علیؑ کا دبدبہ کچھ اور ہے
 دشمن خاک شفا ہوگا نہ تجھ کو فندہ
 خاک ہے میری دوا تیری دوا کچھ اور ہے
 مدحت عباسؑ غازی اور سخنور تم کہاں
 شاعری کچھ اور ہے انکی ثنا کچھ اور ہے



منقبتِ علمدار کر بلا

حیدر صفدر کے بیٹے کی وفا مشہور ہے
 جس پہ صدقے کلشن جنت کی اک اک حور ہے
 گھر سے مرقد دور ہے جتنی محبت کے واسطے
 قبر سے خند بریں سمجھو بس اتنی دور ہے
 مدحت اس نبی سے کوئی روکے یہاں
 ہم یہاں تڑپتے ہیں یہ ہند کا جمہور ہے
 حضرت عباسؓ میں مثل حقؓ نور خدا
 جس پہ صدقے ساری دنیا کا یہ سارا نور ہے
 آمد عباسؓ کے مور کے گھر میں ہے خوشی
 رز زمیں تا آسمان بہت ہے پھیلا نور ہے
 جس نے معصومہؓ کا دروازہ جلیات کبھی
 اس پہ منت اب ہمارا روز کا دستور ہے
 جسکو اہل بیتؓ کی عظمت نہ قرآن میں ملے
 دل کا وہ کار ہے سنی آنکھ بھی بے نور ہے
 محفل و مجلس میں پڑھ پڑھ کے قصیدہ اور سہم
 شاعروں میں اب سخنور ہر جگہ مشہور ہے

منقبت باب المراد

ہے مثل نجف بات یہاں شان وہی ہے
 درگاہ ابوالفضل کا فیضان وہی ہے
 جو شیفتہ آل پیہر ہے جہاں میں
 عباس دلاور پہ بھی قربان وہی ہے
 اسلاف کا نقصان جو کل تیرے ہوا تھا
 اس آئین میں تیرا بھی نقصان وہی ہے
 ہر دور میں کدرے ہیں وفادار بھی لیکن
 امداد وفادار کا ابھی سلطان وہی ہے
 چھوڑا ہے جس نے جس نے در آل مصطفیٰ
 دیکھا ہے ہم نے آج پریشان وہی ہے
 ماتم کے نش و نیکیاں محشر میں فرشتے
 کہتے ہیں عزادار کی پہچان وہی ہے
 پڑھ مکہ کے بھی سمجھ نہ جو عباس کی سیرت
 سچ پوچھو تو انسانوں میں حیون وہی ہے
 ہے طالب ویدار علمدار مخمور
 جو کل تھا اسے آج بھی ارمان وہی ہے

منقبت در مدح باب الحوائج

خالق نے جسے خد کا مختار بنایا
 عباسؑ تجھے اس نے علمدار بنایا
 ہے خانہ حیدر میں جو عباسؑ کی آمد
 اللہ نے یثرب کو ہے گلزار بنایا
 ان لوگوں پہ ہوتا ہے فدا ہدیٰ دوراں
 جن لوگوں کو شیعہ نے انصار بنایا
 عباسؑ تمنائے دل شیر خدا ہیں
 روز نے انہیں فوج کا سردار بنایا
 سروژ کا سخنور کو عزادار بنا کے
 اللہ نے فردوس کا حقدار بنایا

☆☆

منقبت سقائے سکینہ

ایک گھر سے مدینے کے جو باد صبا آئی
 ہمراہ لئے اپنے پیغام وفا آئی
 اولاد پیمبر کے عاشق کے سوا کوئی
 جنت نہیں پائے گا باغ کی صدا آئی
 عباس کی آمد ہے شعبوں کے مہینے میں
 یہ کہتی ہوئی گھر میں جنت سے ہوا آئی
 ہم عاشق سرور ہیں ہم رہتے روایت ہیں
 ہم لوگوں کے حصے میں سرور کی عدا آئی
 یہ کہتے ہوئے بھاگے دریا سے عدو سارے
 عباس کے ہاتھوں اب اک اک کی قضا آئی
 فضلہ تری خاطر سے فردوس معنے سے
 اللہ کی جانب سے کیا اچھی غذا آئی
 جھوٹے گرے اصغر خود جان کے خیمے میں
 صل من کی جو بیا کی کانوں میں صدا آئی
 رضوان کے ہاتھوں سے سنتے ہیں سخنور ہم
 شبیر کی شہرہ کی جنت سے قبا آئی

منقبت سقائے سیکندہ

علیؑ کی طرت سے عزت تاب میں عباسؑ
 زمیں پہ دوسرا اک بوترا ب ہیں عباسؑ
 وہ کربلا میں ترا رعب و داب ہے عباسؑ
 حسینؑ فوج کا گویا شب ہے عباسؑ
 جو کربلا کے لئے مرتضیٰؑ نے دیکھا ہے
 وہ مرتضیٰؑ کی جوانی کا خواب ہے عباسؑ
 تری ویا کے بنا کوئی پایکا نہ جہاں
 ترے درد سے یہ میرا خطاب ہے عباسؑ
 علیؑ کے مثل تو عباسؑ ہے ولیؑ کی میں
 نہیں جہان میں تیرا جواب ہے عباسؑ
 تمہارے سن کے مصائب جو آنکھ سے نکلے
 ہایہ اشک وہ مثل حباب ہے عباسؑ
 نقاب ڈال کے عین میں ترا تھ جری
 یہ کربلا ہے یہاں ہے نقاب ہے عباسؑ



منقبتِ عالمدارِ حسینی

آل کے واسے وہ سینہ پہ کتا ہے
 عاشق آل کو کب موت سے ڈر لگتا ہے
 درِ عباس پہ جو مکتا ہوں مکتا ہے
 مثلِ حیدر کے یہ عباس کا در لگتا ہے
 نامِ عباس بھی کم ناسحق سے تو نہیں
 نام سے لو تو پھر آسمان نہ لگتا ہے
 پڑھ رہا ہوں سرِ منبر میں قصیدہ لیلین
 نامِ عباس کا جیتے ہوئے ڈر لگتا ہے
 خلد سے کم تو نہیں اجر ہے اسکا شیعوا!
 مدحتِ آبِ محمدؐ میں جو زر لگتا ہے
 آتے عباس کو دیکھا جو سوئے نہرِ فرات
 سہا سہا سا ہوا لشکرِ شر لگتا ہے
 دور سے آتے ہوئے دیکھ کے فوجوں نے کہا
 یہ بہادر ہمیں حیدر کا پسر لگتا ہے
 صبر اور شکر کے انداز پہ دنیا نے کہا
 اے ابوالفضلؑ تو زہراؑ کا پسر لگتا ہے

لے کے عباس کو گودی میں عزیزوں نے کہا
 مثل حیدر کے یہ حیدر کا پسر لگتا ہے
 آپ کے بھائی کے ماتم کی بدولت مور
 رشک فردوس عزاوار کا گھر لگتا ہے
 ہر طرف مٹھلیں مدحت کی سنخوڑ ہیں یہاں
 تکتی ہو تو عباس گھر لگتا ہے



منقبت ثانی حیدر

مرضی شہ سے آئی خیر ، جانا عباس نے
 تیغ اٹھانے کی نہ مانی چہ رضا عباس نے
 تشنگی کا کرایہ ریشم دیا عباس نے
 در پھیلائی دھوئیں کی ضیا عباس نے
 نہر پر جب آکے قبضہ کریا عباس نے
 عاتقہ پر لکھ دیا لفظ وفا عباس نے
 دیکھتی ہی رو گئی فوج یزیدی دور سے
 عاتقہ پر جا کے قبضہ کریا عباس نے

ماں نے آتے ہی در زہرا پہ ہے سجدہ کیا
 عمر بھر شبیر کو آقا کہا عبات نے
 آیا شعبوں کا مہینہ آئی خوشیوں کی بہار
 مومنوں کے گھر اچالا کر دیا عبات نے
 اسے سختور جان دیئے سیدہ کے دل پر
 حشر تک کر دی وفادوں کی بتا عبات نے
 ☆☆

منقبت ثانی زہرا

سلسلہ شہ کی عزا کا شرم کے اک گھر سے ہے
 مجلس و ماتم کا سب زینب مضط سے ہے
 حضرت معصومہ عالم سے ہے حیدر سے ہے
 مصطفیٰ کا دین قائم شہر و سرور سے ہے
 حشر کے دن جام کوثر اگلے ہاتھوں سے ملے
 ہر محبت کو یہ تمنا ساقی کوثر سے ہے
 آرزو جنت کی ہے دل میں نہ کوثر کی لک
 شہ کا روضہ دیکھو ہوں یہ التجا داور سے ہے

جس طرح ازرق ہے ہارا قاسمِ ذبیحہ سے
 حرمِ بھی ویسے ہارا شاہ کے اصغر سے ہے
 قبر میں آئیں علیؑ مجھکو زیارت ہو نصیب
 یہ دعا اللہ سے اور شافعِ محشر سے ہے
 حرم کیوں ڈر رہا ہے اصغرؑ بے شیر سے
 معرکہ کیا آج تیرا فاتحِ خیبر سے ہے
 ہم عزاداروں کی کچے تعز یہ داری قبول
 اتنا یہ شہرِ "دشگیر" سے کی مادر سے ہے
 وہ مسماں ہو نہیں سکتا قسم اللہ کی
 جسکے سینے میں عداوت آں پیغمبرؐ سے ہے
 یہ جو رقی ہم عزاداروں کے گھر میں آج ہے
 مجلسِ سرود سے ہے اور ماتمِ سرود سے ہے
 کہہ رہا ہے برسرِ منبرِ سخنورِ بزم میں
 عزت و توقیہ یہ سب مدحتِ سرود سے ہے



منقبتِ دخترِ مولائے کائنات

تیری کوشش سے رہا تاپہ قیامتِ نینب
ذکرِ شبیرؑ کا ہے زندہ سلامتِ نینب

راہِ کوفہ ہو کہ ہو شام کا زنداں بی بی
رک سکی آپ کی ہر گُندہ عبادتِ نینب
ساتھ سجاد کے از کرب و بلا تا یثرب
مثلِ سجاد ہے تیری بھی قیامتِ نینب

پھر ترے روضے پر آؤں میں زیارت کرنے
پھر جو مل جائے مجھے تھوڑی سی فرصتِ نینب
بدلائیں گے ترے بھائی کے عدوت اک دن
آئینگے دھ میں جب حضرتِ حجتِ نینب
دشمنِ آلِ نبیؐ جانیں سکتے جنت
لکھ کرتے رہیں قرآن کی تمدوتِ نینب
خوش ہوئے احمدؑ مختارِ علان و زہراؑ
جب ہوئی آپ کی دنیا میں ولادتِ نینب

تیرے روضے پہ نظر آتی ہے جنتِ قرباں
دل نہیں دیتا ہے جانے کی اجازتِ نینب

پہلے میں پاک قدم اشک عزا سے کر لوں
مجھ کو محفل میں ہے کرنا تری مدحت نینب

ہر محرم میں حسینؑ ابن علیؑ کے ہمراہ
ہر عزا دار کے گھر آتی ہیں بھارت نینب

ساری دنیا مجھے بس آپ کا مدعا ہے
دیجئے اتنی سخنور کو لیاقت نینب



منقبت حضرت نینبؑ

نہیں حسینؑ کہیں پر ہیں مرتضیٰؑ نینب
نہیں بتولؑ، نہیں پر ہیں مجتبیٰؑ نینب

جناب فاطمہ زہراؑ کی طاہرہ نینب

جہاں میں "میری گویا" ہیں فاطمہ نینب

ہوئے ہیں سیدوں ذاکر حسینؑ کے غم کے

غم حسینؑ کی پہلی ہیں ذاکرہ نینب

مصیبتوں تو کزری ہیں عورتیں لیکن

میں نہ ایک بھی تجھ جیسی صابرہ نینب

جناب حضرت مریم ہوں یا کہ ساری ہوں
 نہیں ہیں آپ سے بڑھ کر وہ پارنا نذیب
 دیارِ شام کو تسخیر کر لیا تم نے
 تمہارے خیموں نے وفا کا دیا نذیب
 عمل میں یہ تیرا ہزار میں صداقت میں
 ہیں آپ فاطمہؑ زہراؑ کی آئینہ نذیب
 عزائے شاہِ بد چلی ہے تنہا میں
 وہ تیری ساری مسلسل کا ہے سدا نذیب
 غم حسینؑ کے سورج میں رقیؑ دیا تھا
 رہی ہے اور ربؑ کی یونہی غیا نذیب
 عاقبت نے شام میں ہر طرف میں سوز نے
 منہایتوں میں لیا تپہ سے مشورہ نذیب
 سخنوروں نے سخنور سے سن کے تیری ثنا
 کہا یہ آپ کی جانب سے ہے مجھ نذیب



منقبت ثانی زہراؑ

وظیفہ پڑھتا ہوں لیل و نہار زینبؑ کا
 کہ نام لیتا ہوں میں بار بار زینبؑ کا
 کروں گا حشر کے دن انتظار زینبؑ کا
 وہ بخشوائیں گی ہے اختیار زینبؑ کا
 ہے فاطمہؑ کی طرح افتخار زینبؑ کا
 علیؑ کے جیسا ہے صبر و قرار زینبؑ کا
 عقیؑ و فاطمہؑ سبطینِ مصطفیٰؐ کی طرح
 ہے دین پہ فاضل و کرم ب شمار زینبؑ کا
 نگاہ مرسلِ انظمہؑ نگاہِ حیدر میں
 ہے فاطمہؑ کے برابر وقار زینبؑ کا
 مدد کو بھیجیں گی دوزخِ محبت کو خلد بریں
 ہے خلد و ناز پہ کل اختیار زینبؑ کا
 مصیبت انہیں سکتی قریب مومن کے
 جو نام لیتا رہے بار بار زینبؑ کا
 عمل میں سیرت و کردار میں صداقت میں
 ہے فاطمہؑ کی طرح سے شعار زینبؑ کا

میں اہل بیت کا شاعر ہوں اس وسیع سے
 غلام آل ہوں میں خاکسار نذیب کا
 بتا دو سبکو سخور یہ برسر منبر
 ہے فاطمہ سے برابر مقرر نذیب کا



منقبت ثانی زہرا

عدوے کی کو عزت نہ پہنچے توقیر متی ہے
 اسے دنیا میں جس تختیر بنی تختیر متی ہے
 نبی سے جس طرح کبر تری تصویر متی ہے
 یونہی سیرت میں ماں سے نذیب دگر کی متی ہے
 وہ ذاکر ہو کہ شاعر ہو کہ ہوشیار و گدا کوئی
 عتی کے در سے سبکو عزت و توقیر متی ہے
 جناب فاطمہ زہرا سے عصمت میں طہارت میں
 حسین ابن علی بس آپ کی ہم شیر متی ہے
 اسی صوت امام عصر نے شمشیر حق پائی
 وراثت میں کسی کو جس طرح جاگیر متی ہے

جناب ثانی زہرا ہوئیں پیدا زمانے میں
 فضاؤں میں صدائے نغمہ کبیر ملتی ہے
 فرشتے بہر شہرت عرش سے محفل میں آتے ہیں
 جہاں بھی مدحت شہزادہ کی تنویر ملتی ہے
 ہوا جو نسک دربار اہل بیت سے شاعر
 تو اس شاعر کو شہرت رب سے مامیہ ملتی ہے
 جنہوں نے رب کی مرضی کے مطابق زندگی کاٹی
 انہی کی شان میں یہ آیت تفسیر ملتی ہے
 نوائین مدح کے دم سے شہر لکھنؤ تجھ میں
 بہت اور رب، درگاہ کی تفسیر ملتی ہے
 سننور جو شان اہل بیت پاک کرتا ہے
 خدا سے اسو عزت، شہرت و توقیر ملتی ہے



منقبت دختر حسین ابن علی

شہیر کا جو چاہنے والا ہے سیکند
 اس بزم ثنا میں وہی آیا ہے سیکند

رہتی تری روئے کی ہے جو اید کے قبل
 ہ ایک ملک دیکھتے آیا ہے سینہ
 مدحت میں تری لہ کے میں آیا ہوں قصیدہ
 جو عرش نشیوں کو سنا تے سینہ
 بات بھی خوش اکبر و نسب ہی ہیں شاہاں
 خوش آپ کی آمد پہ زمانہ ہے سینہ
 بانوں سے بھی ہو سکتا ہے پردہ و تھنہ
 نوین و یہ توتے بتایا ہے سینہ
 آہ ہیں ملک نبیوں جہانے کو ارم سے
 بابا کا فقط تیرے یہ رتبہ ہے سینہ
 بھر دے تو مرادوں سے ہر اس شخص کی تہوں
 جو جشن و در میں ترے آیا ہے سینہ
 شبیر نے پال ہے تجھے گود میں اپنی
 رتبہ ترا ہ ایک سے اعلیٰ ہے سینہ
 روئے پہ سنو کو بلا ہے بی بی
 مداح یہ بس آپ کا کہتا ہے سینہ



منقبت خواہر ہمشکل رسولؐ

پانی ہے سیکنہ کا دریا ہے سیکنہ کا
عباس کا قبضہ بھی قبضہ ہے سیکنہ کا
خوشیوں سے معطر گھر سارا ہے سیکنہ کا
تسکین دل مادر چہرہ ہے سیکنہ کا
یہ جشن مسرت جو برپا ہے سیکنہ کا
خوش آج مدینے میں بابا ہے سیکنہ کا
آتے ہیں زیارت کو ہر روز جناں والے
فردوس نظر اب تک روضہ ہے سیکنہ کا
اپنائے ہیں جو پردہ زہرا کی ہدایت پر
ان پر وہ نشینوں پر سایہ ہے سیکنہ کا
آتے ہیں نظر جس میں سب شمس و قمر انجم
وہ نور کا آئینہ روضہ ہے سیکنہ کا
شبیرؑ کی خدمت میں حاضر ہیں فرشتے بھی
حوریں ہیں، ملائک ہیں، جھولا ہے سیکنہ کا
یارب ہو مخنور کو فطرس کی طرح صحت
پڑھنے کو قصیدہ وہ آیا ہے سیکنہ کا

منقبت خواہر علی اصغرؒ

بابا ہے ترا دین کا سلطان سیکنے
 تو سبط پیغمبرؐ کا ہے ارمان سیکنے
 ہے تیرے مراتب سے جو انجان سیکنے
 وہ ہو نہیں سکتا ہے مسلمان سیکنے
 سقہ کے علم میں جو تری مشک بندھی ہے
 وہ تشنہ دہانی کی ہے پہنچان سیکنے
 انصار حسینی کی طرح دشت بلا میں
 اسلام پہ تیرا بھی ہے احسان سیکنے
 دشمن جو چھپاتا ہے ترا رتبہ عالی
 وہ جان کے بن جاتا ہے انجان سیکنے
 کس پیاس کی شدت میں گزارے ہیں شب و روز
 بچوں میں دوبالا ہے تری شان سیکنے
 کہتا ہے مجھے تیرا ثنا خواں جو زمانہ
 یہ سب تری مدحت کا ہے فیضان سیکنے
 ہر اہل ولا کا ہے عقیدہ یہ سخنور
 قرآن کی زباں ہے ترا فرمان سیکنے

منقبتِ دخترِ حسینؑ ابنِ علیؑ

اسلام ہے گلشن تو گل تر ہے سیکندہ
 اس گل سے ہی اسلام معطر ہے سیکندہ
 جو آلِ پیمبرؐ کا ثنا گر ہے سیکندہ
 جو شیعہ ہے واللہ تو نگر ہے سیکندہ
 دادی کی طرح ماں کی طرح باپ کی صورت
 شیعوں کے لئے شافعِ محشر ہے سیکندہ
 کمسن ہے مگر صبر کیا ظلم و جفا پر
 اور کیوں نہ ہو شبیرؑ کی دختر ہے سیکندہ
 بابا ترا سردارِ جوانانِ جنان ہے
 دادا بھی ترا ساقیِ کوثر ہے سیکندہ
 تم روزِ جزا اسکو فراموش نہ کرنا
 مداح جو ادنیٰ سا سخنور ہے سیکندہ



NAZRANA-E-SUKHANWER



مدح علیؑ کا بس ہے سخنور یہ معجزہ
مجھ کو سخنوروں میں سخنور بنا دیا

سخنور لکھنوی

S. ABBAS HUSAIN RIZVI
"Sukhanwer" Lucknowi
69, Top Darwaza, Choupatyan Road, Lko

Printing by
Design Gallery
Maidan. L. H. Khan, Lko.
M.: 8726308072, 9336929035

